SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, 17th July, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 5.30 in the evening, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْكُفْرِ مِنَ ٱلَّذِينَ
قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِأَفْوَٰهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ هَادُوا۟ سَمَّٰعُونَ
لِلْكَذِبِ سَمَّٰعُونَ لِقَوْمٍ ءَاخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ مِنۢ بَعْدِ
مَوَاضِعِهِۦ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَٱحْذَرُوا۟ وَمَن
يُرِدِ ٱللَّهُ فِتْنَتَهُۥ فَلَن تَمْلِكَ لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَمْ يُرِدِ
ٱللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾

(سورۃ المائدہ
آیت ۴۱)

[ترجمہ : اے پیغمبرؐ جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں (کچھ تو) ان میں سے (ہیں) جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کے دل مومن نہیں ہیں اور (کچھ) ان میں سے جو یہودی ہیں ان کی وجہ سے غمناک نہ ہونا۔ یہ غلط باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں اور ایسے لوگوں (کے بہکانے) کے لئے جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے (صحیح) باتوں کو ان کے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, 17th July, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 5.30 in the evening, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْكُفْرِ مِنَ ٱلَّذِينَ
قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِأَفْوَٰهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ هَادُوا۟ سَمَّٰعُونَ
لِلْكَذِبِ سَمَّٰعُونَ لِقَوْمٍ ءَاخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ ٱلْكَلِمَ مِنۢ بَعْدِ
مَوَاضِعِهِۦ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَٱحْذَرُوا۟ وَمَن
يُرِدِ ٱللَّهُ فِتْنَتَهُۥ فَلَن تَمْلِكَ لَهُۥ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَمْ يُرِدِ
ٱللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِى ٱلدُّنْيَا خِزْىٌ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾

(سورۃ المائدہ
آیت ۴۱)

[ترجمہ : اے پیغمبرؐ جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں (کچھ تو) ان میں سے (ہیں) جو
منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کے دل مومن نہیں ہیں اور
(کچھ) ان میں سے جو یہودی ہیں ان کی وجہ سے غمناک نہ ہونا۔ یہ غلط باتیں
بنانے کے لئے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں اور ایسے لوگوں (کے بہکانے) کے
لئے جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے (صحیح) باتوں کو ان کے

مقامات (میں ثابت ہونے) کے بعد بدل دیتے ہیں اور (لوگوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہی (حکم) ملے تو اسے قبول کر لینا اور اگر نہ ملے تو (اس سے) احتراز کرنا اور اگر کسی کو خدا گمراہ کرنا چاہے تو اس کے لئے تم کچھ بھی خدا سے (ہدایت کا) اختیار نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پاک کرنا نہیں چاہا ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔]

QUESTIONS AND ANSWERS

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وقفہ سوالات۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب آن اے پوائنٹ آف آرڈر۔

آخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب چیئرمین صاحب! میں نے پچھلے سیشن میں ایک تحریک استحقاق پیش کی تھی کہ ایم این اے حضرات کے برابر سینیٹرز کو بھی پی سی او کا کوٹہ دیا جائے۔ وزیر موصوف صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ سمری تیار ہو گئی ہے اور ہم بہت جلد اس پر عملدر آمد کریں گے۔ وزیر صاحب بھی تشریف فرماہیں۔ میں انہیں ان کے وعدے کی یاد دہانی کرادوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وقفہ سوالات کے بعد آپ منسٹر صاحب سے سوال کر لیں۔ ویسے تحریک استحقاق بھی آئی ہوئی ہے یہ اس کے بعد ہو گی۔ جناب سید عبداللہ شاہ صاحب۔

Question No. 19.

AREA STUDY CENTRES

19. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number and place of Area Study Centres established by the Federal Government in the various Universities of Pakistan; and

(b) the expenditure being incurred by the Federal Government on each Centre separately?

Syed Fakhar Imam: (a) There are 6 Area Study Centres established in the following Universities:—

(i) Area Study Centre for Africa, North & South America at Quaid-i-Azam University, Islamabad.

(ii) Area Study Centre for Central Asia at University of Peshawar, Peshawar.

(iii) Area Study Centre of South Asia at University of the Punjab, Lahore.

(iv) Area Study Centre for Far East and South East Asia at University of Sindh, Jamshoro.

(v) Area Study Centre for Europe at University of Karachi, Karachi.

(vi) Area Study Centre for Middle East and Arab Countries at University of Balochistan, Quetta.

(b) During 1990-91 Government has incurred an expenditure of Rs. 7,802,000 on above Area Study Centres. Details of each Centre are Annexed.

Annexure

CENTRE-WISE DETAILS OF EXPENDITURE DURING 1990-91

S. No.	Centre	Expenditure
		Rs.
1.	Area Study Centre for Africa, North and South America at Quaid-i-Azam University, Islamabad.	1,322,000
2.	Area Study Centre for Central Asia at University of Peshawar, Peshawar.	1,790,400
3.	Area Study Centre of South Asia at University of the Punjab, Lahore.	1,623,300
4.	Area Study Centre for Far East and South East Asia at University of Sindh, Jamshoro.	1,598,600

S. No.	Centre	Expenditure
5.	Area Study Centre for Europe at University of Karachi, Karachi.	1,051,900
6.	Area Study Centre for Middle East and Arab Countries at University of Balochistan, Quetta.	0,415,800
	Total :	7,802,000

Madam Deputy Chairman: Any Supplementary?

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister be pleased to inform me whether it is necessary that we should establish a Study Centre for the Islamic countries exclusively? Because I don't find any such Study Centre that is provided in this answer.

Madam Deputy Chairman: Syed Fakhar Imam Sahib.

Syed Fakhar Imam: Madam Chairperson, I think, most of the Islamic countries are covered in the areas of Study Centres for the Middle East and the Arab countries but we could examine this possibility if there are any omissions, we would certainly look into this aspect.

Syed Abdullah Shah: Can the honourable Minister give me the names of the gentlemen who are heading these Study Centres in the Universities now?

Syed Fakhar Imam: I don't have the names right now with me but I could supply a list of those names to the honourable member.

Syed Abdullah Shah: Thank you very much.

Madam Deputy Chairman: Anyother Supplementary?

Next question No. 21 Dr. Mohammad Rehan.

GRANTS FOR EDUCATIONAL INSTITUTIONS

21. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Education be pleased to state the amounts of grants allowed by the Government annually to the following institutions

(1) Achitson College, Lahore.
(2) Burn Hall College. Abbottabad.
(3) Fazli Haq College. Mardan?

Syed Fakhar Imam: No annual grant is given.

Madam Deputy Chairman: Any Supplementary?

ڈاکٹر محمد ریحان : میں نے پوچھا تھا کہ ان اداروں کو حکومت گرانٹ دیتی ہے یا نہیں۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ نہیں دیتی۔ یہ ٹھیک ہے لیکن کیا اپنے ملک میں خصوصاً شریعت بل کے نفاذ کے بعد جس کے مطابق تمام مسلمانوں کو تعلیم وغیرہ کی مساوی سہولیات فراہم کرنا ان کا حق ہوتا ہے اور یہ انہیں ملنا چاہیئے کیا اس قسم کے جو ادارے طبقاتی بنیاد پر قائم ہیں ان کا جواز باقی رہتا ہے؟ کیا اس سے یہ ملک جنوبی افریقہ نظر نہیں آئے گا کہ یہ کالوں اور یہ گوروں کے سکول ہیں۔

سید فخر امام : جہاں تک بنیادی یا مساوی حقوق کی بات کی جارہی ہے۔ ایک حد تک یہ بات درست ہے کہ یہ سکول اور کالجز تاریخی حوالے سے ملے۔ یہ آپ نے از خود فیصلہ کرنا ہے کہ ہم نے کچھ سکول ایسے رکھنے ہیں جہاں نسبتاً معیاری تعلیم ہے یا نہیں رکھنے۔ ویسے تو عملاً میرے خیال میں یہ کہہ دینا آسان ہوتا ہے ہمیشہ، لیکن دنیا میں کوئی ایسا نظام بتا دیں کسی ملک کا بھی کہ جہاں کوئی نہ کوئی تھوڑا بہت فرق سکولوں کے معیار تعلیم میں نہ ہو۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب کیا ایسے کالجوں کی موجودگی میں عوام کے ایک طبقہ میں احساس محرومی پیدا نہیں کیا جاتا deliberately

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ تو سید فخر امام صاحب نے پہلے ذکر کر لیا ہے کہ اصولاً تو یہ صحیح ہے لیکن آپ دنیا میں کوئی ایسا نظام بتا دیں۔ سید فخر امام صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

(مداخلت)

سید فخر امام : اصل میں یہاں بات وہی آجاتی ہے کہ آیا اس قسم کا مساوی نظام تعلیم ہی تک ہونا چاہیئے یا اقتصادی نظام میں بھی یہ چیز لانی چاہیئے سماجی نظام میں بھی اسے لانا چاہیئے۔ زرعی، صنعتی نظام میں بھی۔ یا مساوات کا مسئلہ ہم نے صرف تعلیم تک ہی رکھنا

ہے۔ یہ سوال میرے خیال میں ہم سب ایک دوسرے کو کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میر عبدالرحمٰن جمالی صاحب۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی: میں ان کے اعتراض کا جواب دے رہا تھا جو وہ ان اداروں پر کر رہے تھے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : یہ حقیقت ہے کہ گرانٹ تو نہیں ملتی لیکن اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ ملک کے صدر صاحب، وزیر اعظم صاحب یا دوسری جو بڑی ہستیاں ہوتی ہیں وہ ان اداروں کے فنکشنز میں خاص طور پر جاتی رہتی ہیں اور وہاں پر پھر اعلان کرتے ہیں کہ بھئی میں نے اتنے لاکھ روپیہ اس ادارے کو دے دیا ہے اور اس کے ساتھ کیا وزیر صاحب کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ ملک میں ایسے سکول ہیں جہاں پر پانی کے لئے مٹکے بھی نہیں ہوتے یعنی گھڑے بھی نہیں ہوتے کہ سکول کے بچے وہاں سے پانی پی لیں اور اکثر بارش کے دن ان کو چھٹی ہو جاتی ہے تو کیا یہ مناسب رہتا ہے کہ اس قسم کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

سید فخر امام : میرے خیال میں تو اس بات سے تو کوئی اختلاف نہیں کرے گا کہ پاکستان میں بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پینے کے پانی کی کمی بھی ہے اور لوگوں کے بعض ایسے بنیادی حقوق پورے نہیں کیئے جا رہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ وقتاً فوقتاً جب Head of State یا Head of Government ایسے سکولوں میں جاتے ہیں تو grants بھی (one time grant) دیتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کیا یہ معیاری سکول، پبلک سکول، میرا مطلب یہ گورنمنٹ سکولوں کو نہیں بنایا جا سکتا اور کیا معیاری سکول صرف سرمائے کی بنیاد پر، بڑی فیس کی بنیاد پر بنائے جا سکتے ہیں اس کے علاوہ معیاری سکول نہیں بنائے جا سکتے؟

سید فخر امام : جی بالکل بنائے جا سکتے ہیں اور اس وقت خاص طور پر اسلام آباد میں فیڈرل گورنمنٹ کے چند ماڈل سکول اور کالج ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ نسبتاً وہ معیاری کام کر رہے ہیں اور کوشش تو یہ ہونی چاہیئے کہ اور معیاری سکول بنا کر آگے ہم لائیں کیونکہ ایک طرف ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا جو نظام تعلیم ہے وہ competetive نہیں ہے اور جب ہم

اپنی national security ' دفاع کی بات کرتے ہیں ' اقتصادی نظام کی بات کرتے ہیں ' industrial development کی بات کرتے ہیں ٹریڈ کی بات کرتے ہیں تو یقیناً اچھے سکول اور معیاری سکول ہم زیادہ بنا سکیں گے اور ہماری حکومت کی کوشش بھی یہ ہے کہ ان میں اضافہ کیا جائے۔

حافظ حسین احمد : کیا وزیر تعلیم صاحب بیان فرمائیں گے کہ یہ تیسرے نمبر پر فضل حق کالج ہے اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ فضل حق سے کون سا فضل حق مراد ہے۔

سید فخر امام : اس سے مراد جی سابقہ جو صوبہ سرحد کے گورنر تھے۔ آج کل وہ غالباً صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں ان کے نام پر ہے۔

سید عبداللہ شاہ: ابھی وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ Head of the State, Head of the Government. ایسے سکولوں میں جاتے ہیں جو بڑے سکول ہیں اور وہاں جاکر گرانٹ دیتے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بہتر نہیں ہو گا کہ آپ ان کو advice کریں کہ وہ ان سکولوں میں جایا کریں جہاں پینے کا پانی نہیں ملتا ان کو پیسوں کی زیادہ ضرورت ہے بجائے اس کے آپ اپر کلاس کے سکولوں اور کالجوں میں جاتے ہیں۔

سید فخر امام : یقیناً انہوں نے جو یہ بات کی ہے اس میں حقائق تو ہیں لیکن Head of the Government یا Head of State جب جاتے ہیں تو وہ اپنی discretionary powers استعمال کر کے یہ فیصلہ خود کرتے ہیں۔

Madam Deputy Chairman: Last supplementary, Syed Hamid Raza Gillani.

سید حامد رضا گیلانی : کیا وزیر تعلیم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ایچی سن کالج لاہور اور برن ہال کالج ایبٹ آباد اور فضل حق کالج مردان کی جو کارکردگی اور معیار ہے ان میں سے دو تو ایسے ادارے ہیں جنہیں ایک سو سال سے زیادہ ہو گیا ہے ان کی سٹڈی کرا کر ان کی خدمات سے اس ایوان کو آگاہ کر سکتے ہیں یعنی کوئی ایسی study undertake کر سکتے ہیں۔

سید فخر امام : جی ہم بورڈ آف گورنر کو request کر سکتے ہیں اور ان کے

principals کو کہ وہ ایسی اگر کوئی study کروالیں تو اگر رپورٹ آئے گی تو میں آپ کے سامنے پیش کر دو گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر22-

PROMOTION OF STAFF IN PMG OFFICE PESHAWAR

*22. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Post Master General Peshawar had not constituted the Departmental Promotion Committee for the promotion of Clerks/employees cases since 1987/88, if so its reasons; and

(b) the number of posts in clerical cadre lying vacant ?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) No.

(b) 20.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال۔

GRANT OF SELECTION GRADE TO EMPLOYEES OF POSTAL DEPARTMENT

*23. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Postal Department has decided to give to its employees 33% selection grade; and

(b) whether it is also a fact that there were 75 clerks entitled to be considered for selection grade in Postal Department, Mardan, but the Department had given selection grade only to 14 clerks instead of 25, if so, its reasons?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) 4885 posts in different cadres were sanctioned by the Finance Division for placement in selection grade. It constituted 17% of the total posts (BPS-1—15).

(b) There are 163 Postal Clerks in Mardan area, out of which 47 were placed in selection grade. This works out to 29% for Mardan as compared to overall percentage of 19% for the whole country in respect of Clerks/Sorters (BPS-7). Selection grade has been granted to all the entitled Clerks.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر 24 'جواب موصول نہیں ہوا' یہ سوال ڈیفر کیا جاتا ہے' اگلا سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا اتنا بتا دیا جائے کہ اس سوال نمبر 24 کا جواب کب تک آ جائے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نیکسٹ ٹائم 'نیکسٹ روٹا ڈے پر آ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان : نیکسٹ ٹائم تو کوئی بھی ہو سکتا ہے سال بعد بھی دو سال بعد بھی تین سال بعد بھی کیوں کہ ایسے کافی نوجوان لوگ اور تعلیم یافتہ لوگ بیروزگار پھر رہے ہیں اور مارے مارے پھر رہے ہیں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نیکسٹ روٹا ڈے پر جواب آ جائے گا جی' اگلا سوال نمبر 25-

PAY AND ALLOWANCES OF ATTORNEY GENERAL

*25. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the pay and allowances of Attorney General Karachi, indicating also other terms and condition of his service?

Ch. Amir Hussain: (a):

(i)	Rs. 5000/- per month	Retainer
(ii)	Rs. 500/- per month	Office allowance
(iii)	Rs. 1000/- per diem	Daily fee for appearance before High Court or Tribunal in any case, suit or appeal or other proceeding in which Federal Government is concerned.

(iv) Travelling and other allowances in the scale admissible to a Judge of the Supreme Court on official tour.

Sub. by Justice Div. Noti. 31(2)/85-AII, dt. 31-1-1985.

(v) An official chauffeur driven car maintained at Government expense with 300 litres petrol per month.

(b) Ministry of Law Notification No. F. 11(27)/50-E, dated the 3rd July, 1952, as amended from time to time regulating the terms and conditions of the Attorney-General for Pakistan is annexed.

Annexure

Copy of the Ministry of Law Notification No. F. 11(27)/50-E, dated the 3rd July, 1952, as amended by Notification No. F. 6(5)/63-AII, dated the 2nd June, 1964, Justice Division's Noti. Nos. 31(2)/85-AII, dated 31-01-85 and dt. 6-2-85.

Under the powers conferred on him by sub-sections (2) and (3) of section 16 of the Government of India Act, 1935, the Governor-General is pleased to make the following rules, namely—

1. The Attorney-General for Pakistan shall be paid a monthly retainer of Rs. 5,000/-[1] and a monthly office allowance of Rs. 500/-, *vide* Finance Divisions U.O. No. F. 1(7) R. 5/89-D dated 27-9-1989 and shall reside at such place as the President may direct.

2. during his absence on leave or on deputation the person appointed to act as Attorney-General in his place shall receive the full emoluments of the office and shall exercise all the powers and perform all the duties of the office.

3. (1) It shall be the duty of the Attorney-General—
   (a) to advise the Central Government on such legal matters as are referred to him by the Central Govern-ment and to perform such other duties of a legal character as are assigned to him from time to time by the Central Government;

   (b) to appear on behalf of the Central Government in all cases, suits, appeals and proceedings before the Supreme Court in which the Central Government is concerned; and

[1]Sub. by Justice Div. Noti. 31(2)/85-AII, dt. 31-1-1985.

(c) to represent the Central Government in any reference made by it to the Supreme Court under Article 59 of the Constitution or anyother provision of law.

(2) For the performance of the duties mentioned in sub-rule (1) the Attorney-General shall be paid no fee other than the retainer payable under rule 1 :

Provided that, if any costs are awarded or allowed to proceedings as is referred to in sub-rule (1), such part of the costs as is recovered in respect of fees payable to the Attorney-General shall be paid to him.

4. The Central Government may require the Attorney-General to appear before any High Court or any tribunal in any case, suit, appeal or other proceedings in which the Central Government is concerned and a daily fee of Rs. 1,000/-[1] shall be paid to him or for every day of his appearance before such court or tribunal. If such a reference requires him to be absent from his headquarters the days of his absence, not being days of departure or return or of such appearance shall be included in the days of such appearance.

5. Where the Attorney-General is required, otherwise than under rule 4 to leave the Capital in the performance of his official duties, travelling and other allowances on the scale admissible to Judge of the Supreme Court on tour shall be paid to him for journeys necessarily performed in the course of those duties.

5-A. For purposes of his appearance in connection with his duties referred to in rule 4, and for his return the Attorney-General may at his discretion travel by air, and where he so travels, he shall be entitled to air fare of the class in which he actually travels, but the day of such journey shall not be reckoned as a day of appearance for purposes of the said rule unless he actually appears on that day.

6. The Attorney-General shall not—

---

[1] Sub. by Justice Div. Noti. 31(2)/85-AII, dt. 31-1-1985.

(a) advise or hold briefs against the Central Government ;
(b) advise or hold briefs in cases in which he is likely to be called upon to advise, or appear for, the Central Government ;

(c) defend accused persons in criminal prosecutions without the orders or permission of the Central Government ; or

(d) accept appointment as a Director in any company without the permission of the Central Government.

[1]6-A. During the tenure of his office, the Attorney-General shall be entitled to the use of an official chauffeur driven car maintained at Government expense, but [, as in the case of a Judge of the Supreme Court,][2] shall have to bear the cost of petrol used in the car during a month in excess of three hundred liters.

7. The Attorney-General shall be always subject to such further rules, or such amendment or appeal of the rules, in force for the time being in this regard, as the President may from time to time make in exercise of his lawful powers.

Madam Deputy Chairman : Any supplementary. Syed Abdullah Shah, on a supplementary.

Syed Abdullah Shah : Will the honourable Minister tell me that in the answer it is provided that the Attorney General of Pakistan received fee of Rs. 1000 per diem, if he appears before a High Court or a Tribunal. How much he gets if he appears before a Supreme Court of Pakistan or the Federal Shariat Court, that is not mentioned over here.

Madam Deputy Chairman : Yes, Syed Fakhar Imam Sahib.

Syed Fakhar Imam : As far as the appearance of the honourable Attorney General in front of the Supreme Court is concerned he is not paid anything in addition to the retainer-ship.

(Interruption)

---

[1]Inserted by Justice Division Notification No. F. 31(2)/85-AII dated 31-1-85.
[2]Inserted by Justice Division Notification No. F. 31(2)/85-AII dated 31-1-85.

Syed Abdullah Shah: To the answer it is stated that the Attorney General can defend an accused person of criminal prosecutions with the permission of the Central Government. What is the criterion for the Federal Government to grant permission to the Attorney General to appear in such cases? Any rule or criteria fixed, or it is just a pure discretion of the Federal Government.

Syed Fakhar Imam: I think, this would require further study by me, I am not exactly sure about the criteria.

Syed Abdullah Shah: I would request the honourable Minister to tell the Law Minister to provide the proper answer because when a question is put then we should have something.

Madam Deputy Chairman: Next question, Syed Ishtiaq Azhar.

CLOSURE OF CAMP OFFICE OF MINISTRY OF LAW AND JUSTICE

*26. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) the reasons for the closure of the Camp Office of Ministry of Law and Justice at Karachi; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to reopen it ?

Ch. Amir Hussain: (a) As a result of centralization of the litigation work of the Federal Government at Islamabad and as an economy measure there was no justification to continue the Camp Office of the Law and Justice Division at Karachi. The said office has, therefore, been wound up with effect from 23rd December, 1990.

(b) No proposal for re-opening of the Camp Office is under consideration at present.

Madam Deputy Chairman: Any supplementary?

سید اشتیاق اظہر: میں وزیر قانون سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ یہ جو
اخراجات میں کمی کے خیال سے کراچی کا کیمپ آفس بند کیا گیا ہے کیا اس قسم کے اور بھی

کوئی کیمپ آفس بند کئے گئے ہیں کہ نہیں۔

سید فخر امام : جی یہ کیمپ آفس کراچی میں ہی تھا اور کراچی میں بند کیا گیا ہے

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister tell me how much money is being saved by closing this Camp Office at Karachi.

Syed Fakhar Imam: Approximately 1,72,900 Rupees per annum.

سید اشتیاق اظہر : میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیمپ آفس کراچی کے ذریعے سے جو مقدمات میں فیڈرل حکومت کی طرف سے کاوشیں ہوتی تھیں کیا ان میں کمی آ گئی ہے کہ بند کیا گیا یا صرف یہ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ روپیہ بچانے کے لئے بند کیا گیا ہے۔

سید فخر امام : یہ جی وزارت قانون و پارلیمانی امور کا assessment تھا کہ غالباً کام کی کمی تھی اسی لئے اس کو بند کیا گیا It was a standing expenditure and to reduce that یہ بند کیا گیا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال سید اشتیاق اظہر۔

ASSIGNMENT OF CASES TO ADVOCATES BY THE RATAINER DEPUTY AG.

*27. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether the Ratainer Deputy A.G. is authorised to assign cases to advocates on Government panel and other advocates for appearing in Courts on behalf of Government and concerned Departments?

Ch. Amir Hussain: No.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال نمبر 28۔

PAKISTAN SHIPPING CORPORATION

*28. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the quantity of imports and exports made through the Pakistan National Shipping Corporation during the year 1990;

(b) whether it is a fact that the Pakistan National Shipping Corporation, do not have the adequate number of ships to meet the country's requirement for exports and imports; and

(c) the names of the foreign shipping Companies and number of ships which were engaged in Imports and Exports for Pakistan during the above period?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) The imports and exports made through PNSC during the financial year 1989-90 were:

(i)	Imports:	3,23,500 freight tons.
(ii)	Exports:	1,45,000 freight tons.

(b) Yes.

(c) The information is being collected and will be placed on the table of the house, as soon as possible.

راجہ محمد افضل خان : وزیر موصوف نے جو جواب بیان دیا ہے اس کا جزو (ب) ہے اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس مناسب تعداد میں جہاز نہیں تھے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کے لئے ان کی آئندہ کچھ سوچ ہے یا اس لئے یہ کچھ کر رہے ہیں کہ یہ کمی جو ہے پوری کی جا سکے اور میرے سوال کا اگلا حصہ یہ ہے کہ انہوں نے سوال کے جزو (سی) کا جواب یہ دیا ہے کہ معلومات اکٹھی کی جارہی ہیں اور جلد از جلد ایوان کی میز پر رکھ دی جائیں گی۔ میں نے ان فارن فرمز اور کمپنیز کے نام پوچھے تھے ان کو آج تک کسی ایک کمپنی کا نام بھی نہیں مل پایا اگر وہ اس کا جواب نہیں دینا چاہتے تو جو جواب ٹیبل کریں گے وہ کب تک کر دیں گے۔

جناب غلام مرتضیٰ خان جتوئی: فارن کمپنیز جو ہیں وہ کافی ہیں اس وجہ سے ہمیں پوری انفارمیشن مل نہیں سکی۔ As soon as we get the information it will be pleased on the table of the House. I can assure the House on that.

دوسرا جو سوال ships کا تھا واقعی پی این سی میں ships کی کافی کمی ہے

ECC of the Cabinet has approved the proposal to buy two more bulk carriers and the three container-ships.

انشاءاللہ تعالیٰ میں سمجھتا ہوں جب یہ شپ آجائیں گے تو پی این سی کی جو کمی ہے وہ دور ہو جائے گی اس کے علاوہ ۔

government has issued twenty two licences to the Private Sector.

اور پرائیویٹ سیکٹر کے آنے کے بعد پاکستان کا جو کارگو ہے وہ پاکستانی جہازوں کو مل جائے گا۔

Madam Deputy Chairman: Any other supplementary?

(Pause)

Madam Deputy Chairman: Next question No. 29 Dr. Muhammad Rehan.

REDUCTION IN MERIT SCHOLARSHIPS

*29. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the Federal Board of Intermediate and Secondary Education, Islamabad has reduced the merit scholarships quota by 50% from the Academic year 1990-91; if so, its reasons?

Syed Fakhar Imam: No; Merit scholarship quota has not be reduced by 50%.

ڈاکٹر محمد ریحان : وزیر تعلیم برائے مہربانی فرمائیں گے کہ کتنے فسٹ پوزیشن ہولڈرز کو یہ میرٹ سکالرشپ پچھلے سال میں دیا گیا ہے اور اس سے پہلے سال میں کتنوں کو دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کیا یہ مختلف گروپس میں دیا جاتا ہے مثلاً ایف سی ایس میڈیکل ایف ایس سی نان میڈیکل اور آرٹس گروپ میں یا سب کو ملا کر اکٹھے دیا جاتا ہے۔

سید فخر امام : یہ نمبر آف سکالرشپ بورڈ کی طرف سے ایوارڈ کئے گئے ہیں میں پچھلے پانچ سال کے فگرز دے دیتا ہوں۔

Secondary School Certificate Holders:—

1986	—	62
1987	—	61
1988	—	64
1989	—	61
1990	—	66

Higher Secondary School Certificate Holders:—

1986	—	50
1987	—	50
1988	—	50
1989	—	52
1990	—	52

اس کا بریک اپ جو ہے وہ میرے پاس نہیں ہے۔

جناب بوستان علی ہوتھی: میرٹ پر سکالرشپ کا 50 فیصد کوٹہ کم نہیں کیا جاتا تو کتنے فیصد کوٹہ کم کیا جاتا ہے۔

سید فخر امام: جناب میں نے آپ کو تفصیل بتا دی ہے۔

جناب بوستان علی ہوتھی: جناب اس میں یہ لکھا ہوا ہے 50 فیصد کم نہیں کیا گیا تو کتنا کیا ہے 20 یا 30 کیا ہے 40 کیا ہے' کتنا کیا ہے۔

سید فخر امام: کچھ بھی نہیں کیا۔

Madam Deputy Chairman: Next question Prof. Khurshid Ahmed.

POST OF DG. LYING VACANT IN BUREAU OF EMIGRATION

*30. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that the office of Director General, Bureau of emigration and Overseas Employment has been lying vacant for the last two yeas, if so, its reasons?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: Yes. The case for final selection of an appropriate incumbent of the post by the Central Selection Board (CSB) is under process. Earlier selection made by the Board failed to receive approval of the competent authority and recently, the Establishment Division has decided that the case should be placed again before the Central Selection Board for re-consideration. However, in the meanwhile the post has continued to the manned on additional charge basis by properly qualified officers.

Madam Deputy Chairman: Supplementary Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: In the answer it has been stated that the selection made by the Central Selection Board was not approved by the competent authority. May I know who is the competent authority in this case?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: It was the then Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis. Selection made by the Central Selection Board was rejected by the Minister of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis at that time.

Syed Abdullah Shah: The Governemnt has taken two years to select a proper person. How much more time they require to fill up this post?

جناب محمد اعجاز الحق : میرے خیال میں اس کی تھوڑی تفصیل بتانی پڑیگی 25 جولائی 1989ء کو

Sardar Noor Elahi Khan Leghari was then the D.G. Bureau of Emigration when he retired.

تو اس وقت ملک مختار اعوان صاحب منسٹر تھے انہوں نے بجائے سینئر موسٹ کو بنانے کے جو تیسرے نمبر تھے اس کی سفارش کرکے پرائم منسٹر سیکرٹیریٹ کو بھیجی۔ پرائم منسٹر سیکرٹیریٹ نے ایسٹیبلشمنٹ کو بھیجی اور ایسٹیبلشمنٹ نے کہا ہے کہ پراسس کے ذریعے کریں گے اس میں سلیکشن بورڈ جو تین آدمیوں کا نام گیا تو جو سینئر موسٹ تھے سلیکشن بورڈ نے ان کو ڈی جی لگانے کی سفارش کی۔ اس وقت مانیکا صاحب وزیر بن چکے تھے انہوں نے بھی اس

کو مسترد کیا انہوں نے کہا نہیں ان کو میں نے نہیں بنانا مجھے معلوم نہیں کہ وجہ کیا تھی انہوں نے بھی اسی آدمی کو recommend کیا جو نمبر 3 پر تھے وہ continue رہے جب انہوں نے دوبارہ یہ سمری پٹ اپ کی تو اس وقت انٹرم گورنمنٹ آچکی تھی انہوں نے بھی recommend کرکے بھیجا کہ انہی کو رہنے دیا جائے۔ جب میں نے یہ وزارت سنبھالی ان کو وہاں سے ہٹا کر جو ہمارے جوائنٹ سیکرٹری اس سیکشن کو lookafter کرتے تھے ان کو لگایا اور دوبارہ recommendation بھیجی ایسٹیبلشمنٹ کو اور سلیکشن بورڈ کو انہوں نے اب ہم سے کہا ہے کہ تین آفیسرز کی دوبارہ اپ ڈیٹ کرکے بھیجیں وہ ہم ان کو بھیجوا چکے ہیں اور انشاءاللہ عنقریب فیصلہ ہو جائے گا۔

Syed Abdullah Shah: Can he give any specific time because it has already taken two years.

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: As far as I am concerned it has been sent to the Committee and it is now upto to them, they may take a week or they take a month I don't know.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اتنی تفصیل کے بعد عبداللہ شاہ صاحب اور کچھ پوچھنا چاہیں گے۔

Syed Abdullah Shah: At least I am not satisfied. He is the honourable Minister Incharge of the portfolio. He should know how much time it will take. It is two years that they cannot appoint a single individual. He says I just sent file to them and it is upto to them they may take one year or one month, I don't know.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : confirm date ان کو بتا سکیں یا پیریڈ بتا دیں۔

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: As for as the Ministry of Labour is concerned we have given our recommendations to the Establishment Division.

اور وہ سنٹرل سلیکشن بورڈ کو جائے گی۔

I am not incharge of the Central Selection Board. So, I cannot say what is their procedure and how long they are going to take. But I would request them to do it as soon as possible.

جناب بوستان علی ہوتھی : اس کے لئے جونیئر موسٹ آدمی کو رکھا ہوا ہے اور اپنے آدمی کو act کرایا ہوا ہے۔ آج تک ڈی جی کی پوسٹ پر act کر رہا ہے وہ سب سے جونیئر آدمی ہے۔

جناب محمد اعجاز الحق : میں نے جب یہ وزارت سنبھالی تھی اسی وقت ان کو اس پوسٹ سے ہٹایا تھا اور ہمارے جائنٹ سیکرٹیری جو اس سیکشن کو lookafter کرتے ہیں ان کے حوالے وہ پوسٹ کر دی تھی۔ جب تک فیصلہ نہیں ہو گا وہ کام کریں گے۔

Madam Deputy Chairman: Any other supplementary.

(Pause)

Madam Deputy Chairman: Question Hour is over.

LEAVE OF ABSENCE

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب غلام فاروق صاحب نے اپنی علالت کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : خواجہ محمد حمید الدین صاحب نے حضرت فرید الدین گنج شکرؒ کے عرس میں شرکت کے لئے ایوان سے مورخہ 17 اور 18 جولائی کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سردار محمد یوسف خان ساسولی نے علالت کی بنا پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

میڈم ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پوائنٹ آف آرڈر' جناب پہلے سیشن میں میں نے استحقاق کی تحریک پیش کی تھی اور وزیر صاحب نے وعدہ کیا تھا وہ اس ہاؤس کو انفارم کریں گے پی سی او کا کوٹہ جو ایم این اے حضرات کو مل رہا ہے وہ سینیٹرز کو بھی ملے گا۔ وہ کب ہو گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ پر یو یلج موشن آرہا ہے آج کے ایجنڈے پر ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : وہ بیٹھے ہوئے ہیں جواب دے دیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تھوڑا صبر کریں وہ آرہا ہے۔ پر یو یلج موشن نمبر 2 مسٹر شہزاد گل صاحب۔ شہزاد گل صاحب تو آج نہیں ہیں اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ ٹیکسٹ نمبر 6 سید عبداللہ شاہ صاحب اور 7th مسٹر اعجاز علی جتوئی صاحب 10th مسٹر عبدالرحیم مندوخیل صاحب تینوں ایک ہی نوعیت کے ہیں۔ تو سید عبداللہ شاہ صاحب۔

RE: UNLAWFUL DETENTION OF SOME SENATORS ON 26-6-1991 BY THE POLICE IN SINDH

Syed Abdullah Shah: Thank you Madam Chairperson. I beg to move the following privilege motion:

On 27-6-1991, I went to Jaccobabad to canvass for Mr. Abdul Hafiz Pirzada in the by-election. I alongwith so many other MNAs and MPAs and some Senators namely Senator Ijaz Ali Khan Jatoi, Syed Khurshid Ahmed Shah MNA, Rafiq Ahmed Mehesar MNA, Mir Bizen Bizanjo MNA, Shabir Ahmed Chandio MNA, Nisar Ahmed Khuhro MPA (Sindh), Sanaullah Khan, Minister Balochistan, Sardar Fateh Muhammad Hasni MNA and so many others were detained by Sindh Police by closing the railway crossing near Jaccobabad Jail. The time was 8.00 p.m. We were detained by the Police led by SSP Jaccobabad (Din Muhammad Baloch), SSP Sukkur (Ghaffar Sahib) and SSP Sanghar (whose name I don't know) alongwith D.C. Jaccobabad. At about 12.12 a.m. we all were put in a police truck and taken to Mauladad Police Station which is about four miles from Jaccobabad. At about 3 a.m., Aijaz Ali Jatoi and Sanaullah Khan were shifted to unknown place and rest of us were brought back to Jaccobabad in the same Police truck and let off at about 4.a.m.

By wrongfully confining me and detaining me at the road and in the Police Station, my privilege as a Senator and as a citizen has been breached which requires intervention of the Senate.

It was 26th of June. I am sorry I have put 27-6-1991.

Madam Deputy Chairman: Ijaz Ali Jatoi Sahib you also move your privilege motion.

Mr. Ijaz Ali Khan Jatoi: I beg to move a privilege motion under Rules 60 regarding my arrest and detention commencing on 26-6-1991 by the Government of Sindh without any warrant or charge, which was a breach of my personal privilege as a member of the Senate of Pakistan.

On the evening of the 26-6-1991, while returning to Jaccobabad city with my colleagues after an election campaign tour, our.convoy of vehicles was blocked at the railway crossing opposite district jail Jaccobabad. A large contingent of Police under the command of D.C. Jaccobabad, S.S.P. Sukkur and S.P. Jaccobabad surrounded us with weapons including heavy machine guns, pointed at us. They informed us that we were being arrested. On enquiry, these officers could not give us any specific charge or reason for arrest saying that the orders to this effect had come from the top.

Thereafter, myself and my colleagues of the Senate, members of the National Assembly and Provincial Assemblies of Sindh and Balochistan and Balochistan Ministers including Sardar Sanullah zehri, Minister Local Bodies, were herded into a Police truck and taken first to Mauladad Police Station, wherefrom myself and Sardar Sanaullah Zehri were separated from our colleagues and taken away at that time to an unknown destination.

We were taken under Police escort in an open jeep and after some hours Sardar Sanaullah and I were seperated, the later being taken to an unkown destination and myself to the dilapidated Garho Rest House, District Thatta. I was detained there under extremely unhygenic and uncomfortable circumstances, without electricity, proper food, nor was I allowed provision of articles for daily use.

On the morning of 30-6-1991, I was released from Garho Rest House without any explanation, warrant or charge as to the nature of my detention. Til today the above mentioned authorities have not been able to provide a legal explanation for my detention.

I therefore, request that this grave matter, which has challenged the sovereignty of the Senate of Pakistan may be discussed in the House most urgently.

Madam Deputy Chairman: Mr. Abdul Rahim Khan.

Mr. Abdul Rahim Khan Mandokhel: I beg to move the following privilege motion :—

> On 26-6-1991 Senator Syed Abdullah Shah and Senator Ijaz Ali Jatoi went to Jaccobabad to convass for Mr. Abdul Hafiz Pirzada, in the day-election. The two above mentioned Senators alongwith other MNAs and MPAs, some of whom are, (1) Rafiq Ahmed Mehser, MNA, (2) Syed Khurshid Ahmed Shah, MNA, (3) Mir Bizen Bizenjo, MNA, (4) Shabir Ahmed Chandio MNA, (5) Nisar Ahmad Kuhro, MPA (Sindh) (6) Sanaullah Khan Zehri, Minister Balochistan (7) Sardar Fateh Mohammad Hasni, MNA, and so many others were detained by Sindh Police by closing the railway crossing near Jaccobabad Jail. The time was 8.00 p.m. They were detained by the Police led by SSP Jaccobabad (Din Mohammad Baluch), SSP Sukkur (Ghaffar Sahib. and SSP Sanghar (name not known) alongwith D.C. Jaccobabad. At 12.12.a.m., they all were put in a Police truck and taken to Mauladad Police Station which is about 4 miles from Jaccobabad. At about 3.00 a.m. Ijaz Ali Jatoi Senator and Sanaullah Khan Zehri were shifted to unknown place and rest of them were brought back to Jaccobabad in the same Police truck and were let off at about 4.00 a.m.

Mr. Ijaz Ali Jatoi and Sanaullah Khan Zehri were kept in unlawful confinement for a few more days and subjected to mental torture and were let free on 30-6-1991. By wrongfully confining Syed Abdullah Shah and Ijaz Ali Jatoi and other Members of Parliament at the road and in the Police Station, the privilege of the Senate and my privilege as a Senator and as a citizen has been breached which require intervention of the Senate.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : چوہدری شجاعت صاحب' وزیر داخلہ' کیا آپ اسے اپوز کرتے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین : محترمہ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ! میں اس تحریک کے سلسلے میں اپوز کا لفظ اس بنا پر استعمال کرنا چاہتا ہوں تاکہ معزز ممبران کو موقع مل سکے کہ وہ اپنے نقطہ نظر کو بیان کر سکیں۔ اس طرح وہ اپنا موقف بیان کر دیں گے تو زیادہ بہتر رہے گا' اس کے بعد میں وضاحت کر دوں گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سید عبداللہ شاہ صاحب'

سید عبداللہ شاہ : محترمہ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ! شکریہ' حقیقت جو ہے وہ ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہے کہ کس طرح ہم لوگوں کو بغیر کسی جواز کے وہاں بٹھا کر رکھا' کیونکہ ہمیں آج تک پتہ نہیں ہے کہ ہم نے کون سا جرم کیا تھا۔ وہاں ہمیں آٹھ نو گھنٹے بٹھا کر رکھا گیا۔ اور اس کے بعد ہمیں چھوڑ دیا گیا۔

اب یہ حقیقت ہے کہ ممبران کے جو privileges ہیں' ان کا کوئی قانون بنا ہوا نہیں ہے اس لئے ہمیں traditions پر چلنا پڑے گا کہ traditions کیا کہتی ہیں جو پارلیمنٹ کے ممبران ہیں چاہے یہ اسمبلی کے ہوں یا سینٹ کے' ان کے فرائض کیا ہیں' اور ان کے حقوق کیا بنتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے ممبر کی حیثیت سے میرے فرائض میں یہ شامل ہے کہ میں اپنی سیاسی activities جو ہیں وہ اس ہاؤس کے باہر بھی کر سکتا ہوں۔ اس پر اگر کوئی پابندی لگانی ہے تو قانون کے تحت لگائی جائے۔ ہمیں وہاں detain کیا گیا ہے اور اس کے بارے میں پریس میں سب کچھ آ گیا تھا۔ سندھ گورنمنٹ نے یہ courtesy بھی گوارا نہیں کی کہ کم از کم سینٹ کو اطلاع کرتے کہ ہم نے آپ کے ممبرز کو بند کر کے بٹھایا ہوا تھا اور اب ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ صرف اعجاز علی جتوئی صاحب کے بارے میں تو انہوں نے لکھا تھا۔ شکر ہے کہ ہم سب اتنے سارے اکٹھے تھے جنہیں وہ چھپا نہیں سکتے تھے' اس کو انہوں نے کوشش بھی کی تھی۔ جب ہمیں یہ مولاداد پولیس اسٹیشن پر لئے گئے تو انہوں نے پہلے ہمیں کہا کہ جی' آپ پانچ پانچ کے گروپ میں الگ الگ ہو جائیں' تو اس طرح ہم آپ کو مختلف تھانوں میں لے جائیں گے۔ جناب والا! ہمیں ابھی سندھ گورنمنٹ کا تھوڑا تھوڑا تجربہ ہونے لگا ہے۔ تو ایک ہمارا

سندھ کا ایم پی اے تھا، جو ان کے قبضے میں تھا، لیکن چیف منسٹر نے on the floor of the House کہا کہ جی، یہ ہمارے پاس ہے ہی نہیں۔ تو اس سے ہمیں یہ خدشہ ہوا ہے کہ ہمیں کہیں لے جائیں گے اور پھر کہیں گے کہ ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے کہ یہ کہاں چلے گئے ہیں۔ اس لئے میں نے کہا کہ بابا، اب رات کے ڈیڑھ دو بج رہے ہیں۔ بوڑھے لوگ ہیں۔ آپ ہمیں کہاں لے جائیں گے۔ ادھر ہی کافی بڑے مچھر ہیں، وہ ہماری خاصی خاطر تواضع کر رہے ہیں۔ آپ کا سی ایم صاحب بے شک خوش ہوتا رہے، ہم یہاں سے شفٹ نہیں ہوتے ہیں۔ تو اس کے بعد جب انہوں نے کہا کہ اعجاز جتوئی اور ثنا اللہ کو اگر آپ الگ نہیں ہونے دیں گے۔

Then they will use force. We were threatened there physically by the Police.

تو ہم نے کہا کہ سوال یہ ہے کہ ہم ان کے قبضے میں تو ہیں۔ اس وقت اگر ہم ان سے لاٹھیاں کھائیں یا ہماری یہ کسی اور طریقے سے بے عزتی کریں۔ اس سے اچھا ہے کہ ہم ان دونوں سے ہاتھ ہٹالیں اور کہیں کہ بابا آپ ان کو لے جائیں۔ ان کا نصیب ان کے ساتھ ہے۔ کم از کم ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ اس طریقے سے ممبران کے ساتھ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے، قانون نہیں ہے اور پھر اس طرح سے ہاؤس کا جو وقار ہے، اس کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔ ہم جب وہاں مولا داد تھانے میں بیٹھے تھے، جیکب آباد کی روڈ پر کھڑے تھے۔ یہ روڈ جو ہے یہ کوئٹہ اور کراچی کی مین روڈ ہے۔ اس روڈ کو جب آپ چار گھنٹے کے لئے close کر دیتے ہیں تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہاں کتنے آدمی رک گئے تھے اور اس رکاوٹ سے ان کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔ یہ سب دیکھ کر ہمیں کیا سمجھتے ہوں گے کہ ان کی حیثیت کیا ہے۔ ایک طرف تو پاکستان کا جھنڈا لیکر بلوچستان کے وزیر بیٹھے ہیں جن کو آپ نے پولیس گارڈ دی ہوئی ہے۔ دوسری طرف آپ اسے پکڑ رہے ہیں۔

ابھی یہ قانون ہے کہ جو پاکستان کے جھنڈے کی بے عزتی کرے گا، اسے ہم پھانسی دیں گے یا جو بھی سزا دیں گے۔ اس کا ارتکاب تو آپ کر چکے ہیں۔ یہ بھی وہ کر رہے ہیں

جو ابھی اقتدار میں لوگ ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ معاملہ جو ہے اس کو privileges committee میں بھیجا جائے۔ ہم وہاں prove کریں گے کہ یہ ہمارا privilege بنتا ہے اور ہمارے privilege کی breach ہوئی ہے اور پھر انشاءاللہ ان کے وزیر بھی ہمارا ساتھ دیں گے کیونکہ یہ بھی ہمارے colleague ہیں۔ آج یہ واقعہ ہمارے ساتھ ہوا ہے خدانخواستہ کل ان کے ساتھ ہو۔ مہربانی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اعجاز علی جتوئی صاحب،

جناب اعجاز علی خان جتوئی : شکریہ جناب! چوہدری صاحب نہ صرف اس ساری صورتحال سے واقف ہیں بلکہ سارے ملک کی تاریخ سے واقف ہیں۔ اور ان کی ایک محترم شخصیت چوہدری ظہور الٰہی پر بھینس کی چوری کا کیس بنایا گیا تھا۔ بھینس چوری کا کیس بنایا گیا تھا۔ جناب بات یہ ہے کہ ہم جس دن election contest کرکے الیکشن کے لئے nomination papers file کرکے واپس آئے تو اسی دن سے threats ملنی شروع ہو گئی۔ ایسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے پاکستان نیشنل پارٹی کی ٹیم ممبرز آف پارلیمنٹ اور چار وزراء، جناب صدر، جناب وزیراعظم سے ملنے کے لئے تشکیل دی اور ہم نے ان کے سامنے اپنی گزارشات، عرضداشت کی صورت میں رکھیں کہ وزیر اعلیٰ سندھ مکمل طور پر پاگل ہو چکا ہے Madame Tassaud's کے میوزیم میں وہ کچھ سال ہم نے اس کو وہاں staffing کے لئے بھیجا تھا کچھ پرزے اس کے ناکام ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ واپس تو لے جارہے ہیں لیکن یہ مکمل نہیں ہے۔ 6 اگست کو واقعی آپ نے ایک پاگل وزیر اعلیٰ کو اٹھا کر چیف منسٹر بنا دیا۔ اور وہ پاگل وزیر علیٰ ہمیں کہیں نہ کہیں ضرور کاٹے گا۔

محترمہ چیئرمین! یہ بات نوٹ کرنے کی ہے کہ جو ٹیم صدر صاحب اور وزیراعظم صاحب سے ملی اس ساری کی ساری ٹیم کو اندر ڈال دیا۔ سارے ممبرز آف پارلیمنٹ، تینوں وزیر جن کی گاڑیوں کے اوپر جھنڈے لگے ہوئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جی ایم سید کے اوپر جو جھوٹا کیس جھنڈے کا بنایا ہے وہ غلط تھا۔ جب کہ ان کے لوگوں نے جو جھنڈے کی تذلیل کی ہے وہ میں آج آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ جیکب آباد پولیس نے ریلوے کراسنگ کو اس طرح بلاک کیا تھا جیسے کوئی ڈاکو آرہے ہیں convassing کرکے، اس

دن کی صورتحال آپ کو بتادوں کہ کیا تھی کہ جو ٹیم صدر اور وزیر اعظم سے ملی تھی ان کو واضع طور پر یقین دہانی کرائی تھی کہ آپ الیکشن لڑیں اور مکمل آزاد اور صحیح انتخاب ہو گا۔ اور فری اور فیر الیکشن یہ ہو رہا ہے کہ جو ٹیم یقین دہانی حاصل کر کے آتی ہے وہ پھر جیل میں جاتی ہے۔

پھر جب ہم جیکب آباد ریلوے کراسنگ پہ پہنچتے ہیں تو ڈپٹی کمشنر ' ایس ایس پی جیکب آباد اور ایس ایس پی سکھر ' اور دیگر 14 ایس پی وہاں منگوائے گے تھے اور انتہا یہ تھی کہ دونوں دوستوں کے گھر پر پولیس چھاپہ مارتی ہے تو ڈگری کا مجسٹریٹ لکھ کر دیتا ہے تو جیکب آباد سے ڈیڑھ سو میل دور کا ہے۔ اس کے بعد ان سے پوچھا کہ ہمارا کیا گناہ ہے؟ سات آٹھ سو پولیس والے یہاں آپ نے کھڑے کئے ہیں؟ تو جواب ملا کہ جی ہمیں آپ کو گرفتار کرنے کا حکم ملا ہے۔ ہم نے کوئی مزاحمت نہیں کی ' ہم بے بس تھے۔ اور ہمیں ڈر بھی تھا کیونکہ وہی وزیر اعلیٰ ہے جس کو اس سے پہلے بھی اقتدار ملا تھا 71-1970ء میں جب وہ وزیر بنے تھے اس وقت اس نے چھ حروں کو شہید کروایا تھا۔ قصور ان کا کیا تھا صرف سیاسی اختلاف۔ ہم نے کہا یہ Dracola ہے یہ تو خون کا عادی ہے اس کو تو خون چاہئے ' پہلے وزیر بنا 6 شہید کرائے آج میں وفاقی حکومت کو التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کریں کیونکہ آپ اس کے ہر فیصلے کو سپورٹ کر رہے ہیں ورنہ کل آپ پرابلم میں آ جائیں گے۔ وہ پتہ نہیں کن کن چیزوں میں ملوث ہے۔

وہ وزیر اعلیٰ جو ایک منسٹر کو گرفتار کراتا ہے اس کا جھنڈا اتروا کر ' اور ایک سینٹر کو گرفتار کراتا ہے اور پھر یہی وزیر اعلیٰ یہاں سے چھ سو قدم بلوچستان ہاؤس میں جا کر اس سے معافی مانگتا ہے ہیروئن کا کیس جھوٹا اس نے بنایا ہے۔ یہاں Father-in-law اور وہاں Son-in-law بٹھا ہوا ہے اور Son-in-law جو امپورٹڈ ہے اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کا مشیر بنایا گیا ہے۔ وہ پی پی آئی تنظیم جو 56 کراچی کے پولیس تھانوں میں پنجابی posted تھے as a Inspectors ' انہوں نے پی پی آئی تنظیم بنوائی۔ اور اسی آدمی کو آپ نے کسی نہ کسی ناتے ہوم منسٹر بنایا ہوا ہے۔ اس سے آگے بڑھتے ہیں۔ رات کو جب مولا داد سٹیشن پر ہمیں لے گئے اور ایس پی سکھر آ کر کہتا ہے کہ جی آپ پانچ پانچ کی ٹکڑیوں میں بٹ جائیں۔ میرے دوست عبداللہ شاہ صاحب نے کہا۔ ہمیں وہاں سے اٹھایا مجھے اور

سردار ثناءاللہ زہری کو رات کو کوئی ساڑھے بارہ بجے ایک پک اپ کے پیچھے بٹھایا اور چار گاڑیاں آگے پیچھے کر کے جیکب آباد اور پھر آباد تھانہ سکھر میں لے جایا گیا۔ ہم نے ایس پی صاحب سے مودبانہ گزارش کی کہ اس وقت صبح کے ساڑھے تین پونے چار بجے تھے کہ جناب ہمارے پاس نہ کپڑے ٹوتھ برش نہ ہی daily use کا کوئی اور سامان ہے کہاں ہمیں لے جا رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کوئی ہدایت نہیں ہے آباد تھانے میں جائیں گے تو پھر کوئی ہدایت ملے گی۔ 15 منٹ بعد واپس آ کر بتایا کہ مورو تھانہ لے جانا ہے صبح کو سوا نو بجے تک بغیر چائے پانی کے مورو تھانے پہنچے۔ مورو تھانے سے آگے آٹھ پولیس گاڑیاں ڈی ایس پی حیدر آباد کینٹ عبدالرزاق سومرو کی قیادت میں تیار کھڑی تھیں ان کو کہا گیا کہ یہ 2 بندے ہیں ان کو آگے لے جائیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو ہمیں کہاں لے جانے کے احکامات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں علم نہیں آگے ہدایات ملیں گی۔ چلتے چلتے کوئی بارہ بجے جب ہم سعید آباد پہنچے ہالہ کے نزدیک، تو سعید آباد کے باہر پولیس پارٹی کو احکام آئے کہ یہاں پر کچھ دیر رک جائیں آپ کو مزید ہدایت ملیں گی۔ ڈی ایس پی سومرو صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ سرپتہ نہیں ان کی کیا نیت ہے بہر حال ہمیں ہدایت یہ ہے کہ یہاں سے آپ دونوں کو separate کرنا ہے۔ ہم نے مزاحمت کی، میں نے خاص طور کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں بلوچستان کے وزیر ہیں کوئی پروٹوکول ہوتا ہے آپ نے ہمیں پک اپ کے پیچھے بٹھایا ہوا ہے اور صبح سے نہ ہمیں آپ نے چائے اور نہ پانی دیا ہے انہوں نے معذرت چاہی اور پانی دیا اور کہا کہ یہی میرے بس میں ہے۔ اس کے بعد ہمیں separate کیا گیا چھ چھ پولیس وین آگے پیچھے حیدر آباد کے نزدیک ثناءاللہ کو میٹھی کی طرف لے جایا گیا جو میں نے وائرلیس پر سنا، اور مجھے کوٹری کراس کر کے جھرک جو ٹھٹھہ کی باؤنڈری ہے وہاں پر ڈی ایس پی ٹھٹھہ مسٹر ملکانی کی قیادت میں کوئی چار پانچ پولیس وین کھڑی تھیں وہاں سے نکل کر چلتے چلتے کوئی شام ساڑھے پانچ بجے، یعنی ایک دن پہلے رات کو بارہ ایک بجے جس طرح ٹرک میں پھینکا گیا ہے، دوسرے دن شام ساڑھے پانچ بجے تک بغیر کسی چیز کے ہم چلتے رہے، آخر کار میں نے ان کو گھوڑا ماڑی پولیس سٹیشن کے نزدیک کہا کہ اگر آپ لوگوں نے ہمیں مارنا ہے تو بھی ذرا بتا دو کیا احکامات ہیں؟ تو جواب دیا کہ جی مجھے علم نہیں ہے پھر میں نے اس سے کہا کہ تمہارا تو دم جا رہا ہو گا

کیونکہ اوپر شیطان جو بیٹھا ہوا ہے اس نے کوئی حکم تو دیا ہو گا۔ بہر حال کوئی 6 بجے کے قریب دارو بنگلہ میں مجھے لے گئے اور ٹھٹھہ کے ڈی ایس پی مسٹر یقم کے حوالے کیا۔ بنگلہ کے اندر پہنچ کر میں نے ڈی ایس پی ٹھٹھہ کو درخواست کی کہ مجھے کوئی کپڑے وغیرہ دے دیں تو جواب دیا کہ جی مجھے کوئی ایسی ہدایت نہیں ہے۔ میں نے writing میں ایک ایس ایچ او مسٹر بھٹی تھے ان کو جب یہ نوٹ دیا کہ میں پچھلے 24 گھنٹوں سے نہ نہایا ہوں اور مجھے ضروری چیزیں دے دیں خدا کے لئے، تو اس پر جب وہ درخواست فارورڈ کی تو اس کو سسپنڈ کر دیا گیا۔ آج بھی وہ سسپنڈ ہے کیوں کہ ایک مجرم کی درخواست میرے پاس لے کر آیا تھا۔ اس کے بعد مجھے بغیر الیکٹر یسٹی کے قید و بند میں رکھا کسی کو ملنے کی اجازت نہیں کسی کو کوئی اطلاع نہیں کہ میں کہاں ہوں اور 30 تاریخ کی صبح کو ساڑھے بارہ ایک بجے کے قریب ڈی ایس پی مسٹر یقم نے مجھے کہا، کہ جی مجھے احکامات ملے ہیں کہ میں آپ کو یہاں سے شفٹ کروں۔ بحر حال رات کے اندھیرے میں مجھے چلا چلا کر تقریباً صبح پونے پانچ بجے حیدر آباد گھر پر لا کر چھوڑ دیا۔

جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ ہم سیاسی لوگ ہیں۔ ہمیں ان چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اصولی اور سچی بات کرنے پر اگر کوئی ناراض ہو جاتا ہے تو اس کی اپنی مرضی ہے۔ عوام کی طرف سے ایک چیز ہمارے سپرد کی گئی ہے کہ ہم یہاں پر ان کی صحیح نمائندگی کریں۔ اسی وجہ سے آج یہ تحریک استحقاق بھی یہاں لائے ہیں۔ اس چیف منسٹر نے جس کے بارے میں وفاقی حکومت کہتی ہے کہ ہم اس کی فل سپورٹ کرتے ہیں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اس کے اس معافی نامے سے بھی متفق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ ہیروئن کے دو کلو کے جو کیس انہوں نے جھوٹے گھڑے تھے اور تین کلاشنکوف کے اس پر وہ معذرت خواہ ہوں اور وہ بلوچستان جا کر ساری بلوچ قوم سے معافی مانگیں گے کہ انہوں نے غلطی کی ہے۔ آج آپ سوچ لیں کہ آپ آج ایسے اقدامات کی تائید کر رہے ہیں۔ جہاں اس ملک کی ہسٹری رہی ہے جن جن لوگوں نے جو جو قانون بنائے ہیں، خدا کی مہربانی سے وہ انہی پر آزمائے گئے ہیں۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے یہ آرڈیننسز آپ پر ہی لاگو ہوں گے۔ کیونکہ 73ء کے آئین میں جب یہ شق شامل کی گئی تھی تو یہ بھٹو صاحب کے خلاف گئی۔ یہاں پر کیا کیا نہیں ہوا۔ میں نے پہلے ہی ایک تحریک الیکشنز پر بھی دی

ہوئی ہے جس پر میں تفصیلاً آپ کو بتاؤں گا کہ کیا کیا دھاندلی ہوئی ہے۔ میں فوٹوگراف لے کر آیا ہوں۔ چیف الیکشن کمشنر کے، سیل کے ساتھ جو دھاندلی کی گئی ہے۔ وہاں۔ 67 ووٹ۔

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : بہر حال۔ جناب آج سندھ میں کسی کی عزت .... خواہ وہ رکن پارلیمینٹ ہو، خواہ وہ وزیر ہو کسی اور صوبے کا خواہ وہ کوئی اور چیز ہو خواہ وہ ایک عام آدمی ہو۔ میں اس ایوان سے مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ ساری تفاصیل ہمارے پاس موجود ہیں۔ آپ کمیٹی کے سپرد جب یہ معاملہ کریں گے۔ آپ مہربانی کر کے اس میں ملوث تمام لوگوں کو سامنے لائیں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ کس نے جھنڈے کی تذلیل کی ہے اور میں اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آرٹیکل 6 کے تحت چیف منسٹر، ایڈوائزر ٹو ہوم منسٹر، عرفان اللہ مروت ڈپٹی کمشنر جیکب آباد ایس ایس پی سکھر اور ایس پی جیکب آباد پر مقدمہ دائر کیا جائے اور ان کو سامنے لایا جائے جس طرح انہوں نے پاکستان کے جھنڈے کی تذلیل کی ہے۔ ہمارے پاس فوٹوگراف موجود ہیں، جس طرح انہوں نے تذلیل کی ہے جس طرح سارے لباس میں لوگوں نے آکر جھنڈے پھاڑے ہیں۔ جس طرح انہوں نے ٹریفک بلاک کی ہے۔ جس طرح ایس آر پی کے آٹھ آٹھ سو لوگ منگوا کر ریلوے کراسنگ بلاک کئے ہیں۔ جس طرح سے رکن پارلیمنٹ کو ذلیل کیا ہے ہمیں شرم آتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت کو بھی اس معاملے میں کوئی ایسی چیز نہیں کرنی چاہئے۔ نہیں تو کل یہ بھی غدار کہلائے جا سکتے ہیں۔ کل انہی پر مقدمات درج ہو سکتے ہیں۔ مہربانی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس پر ہمیں بات کرنے کا موقع دیا۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ اسے ایڈمٹ کر کے پریولج کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اس میں ایک پہلو واقعات کا ہے۔ واقعات ہم نے اخباروں میں بھی پڑھے ہیں۔ اور بھی دو سینیٹر و ں نے، جنہیں وہاں گرفتار کیا گیا تھا اور جن کی تضحیک و

توہین کی گئی تھی، انہوں نے خود وہ واقعات آپ کے گوش گزار کئے ہیں۔ ان واقعات کے بارے میں میرا اتنا کہنا ہی کافی ہے۔

دوسری بات یہ کہ ہمارے سینٹ اور پارلیمنٹ کا یہ پریوج بنتا ہے کہ اس ملک کی تمام زندگی کے رہبر رہنما پارلیمنٹ ہے۔ اور اس پارلیمنٹ کو بڑی مشکلوں اور قربانیوں سے ہمارے ملک کے عوام نے ایک آئینی حیثیت دی اور تمام ملک میں اس اقتدار قائم کیا ہے۔ لیکن اس پارلیمنٹ کے اراکین سے جو واقعہ 26 جون کو پیش آیا ہے۔ یہ کل 9 ممبران ہیں جن میں صوبائی اسمبلیوں کے ارکان بھی اس میں شامل ہیں۔ دو سینٹ کے ارکان، باقی ایم این ایز، یعنی پارلیمنٹ کے ممبران کو ایک جگہ گرفتار کیا گیا تو اس میں پہلی بات یہ ہے کہ اگر پارلیمنٹ کے ممبران پر ہاتھ ڈالا جاسکتا ہے غیر قانونی طور پر، کسی قانونی جواز کے بغیر پارلیمنٹ پر ہاتھ ڈالا جاسکتا ہے تو ایک عام آدمی کے بارے میں، ملک کے کسی بھی آدمی کے بارے میں کوئی شخص تحفظ محسوس کر سکتا ہے۔ باقی وی آئی پی حضرات اور دوسرے الگ رہے۔ یہ پارلیمنٹ ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پارلیمنٹ اس ملک کی ساورن باڈی ہے۔ ملک کا بڑے سے بڑا ادارہ ملک کا بڑے سے بڑا عہدیدار اس پارلیمنٹ سے بالا نہیں ہے۔ تو یہ ملک کی پارلیمنٹ پر حملہ ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ ملک کی ساورنٹی پر حملہ ہے۔

دوسرے میں یہاں ڈیموکریسی کے حوالے سے اس عمل پر بات کروں گا۔ انتخابات پر ایک تحریک بھی آرہی ہے۔ میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گا۔ پارلیمنٹ کے ممبروں کو الیکشن کے دوران کوئی شخص گرفتار کرے اور میں یہ بھی بتاؤں کہ پارلیمنٹ کے ممبران میری طرح غریب نہیں تھے۔ وہاں ہر پارلیمنٹ کا ممبر اپنی جگہ بڑی سماجی حیثیت کا مالک تھا۔ مثلاً اس میں ایک صوبائی رکن ثناء اللہ خان زہری اپنے طور پر، میں سرداری نظام کا مخالف ہوں ہم نے اسے ختم کرنے کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے، لیکن آج بھی ثناء اللہ خان زہری پر ہاتھ ڈالنا ایک سماجی حیثیت سے، اگر کوئی شخص، 9 پارلیمنٹ کے ممبران صوبائی اسمبلی کے ممبران اور سماجی حیثیت سے لوگوں پر ہاتھ ڈال سکتا ہے تو کیا میں آپ سب سے، سینٹ کے محترم ممبران سے عرض کروں گا کہ اگر عام آدمی کو الیکشن میں ووٹ ڈالنے والے کو جام صادق علی صاحب کا کوئی ایس پی شام کو پیغام دے دے کہ کل آپ کے گھر کے 7 ووٹ ہیں اور 7 کے 7 ووٹ آپ نے مجھے دینے ہیں۔ میرے پاس آپ نے

اپنے ووٹ لانے ہیں۔ کون شخص جرأت کر سکے گا کہ جام صادق علی اور اس کے ایس پی اور ڈی ایس پی اور ڈی سی کے حکم کو رد کر سکے۔ کون شخص یہ جرأت کر سکتا ہے۔ یہاں یہ کہتے ہیں وہاں بڑے اچھے انتخابات ہوئے۔ اور الیکشن کمیشن نے اعلان بھی کر دیا۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : اس موشن کے بارے میں، میں عرض کر رہا ہوں کہ اس الیکشن میں جن ایم این اے حضرات پارلیمنٹ کے ممبروں کو لوگوں نے گرفتار کیا تو صبح جو عمل ہوا۔ تمام ووٹرز............یہ میں پارلیمنٹ کے احترام میں عرض کروں گا کہ کوئی شخص یہ جرأت نہیں کرے گا کہ اپنا ووٹ خود اس کے گھر نہ پہنچائے۔ یہ پوزیشن ہے۔ تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پارلیمنٹ کی ساورنٹی اور مجموعی طور پر یعنی توہین کی گئی ہے۔ مکمل توہین کے تو اس لئے تمام، باقی جو سندھ میں حالات ہیں اس کا اس ایک واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ سندھ میں اصل میں عام طور پر تمام لوگوں کی بے عزتی توہین، مجموعی طور پر پارلیمنٹ اور پراونشل اسمبلی کی یعنی ساورنٹی کے خلاف عمل، یہ جو وہاں وزیر اعلیٰ اور ان کے ادارہ اور ان کی ایڈمنسٹریشن یہ کر رہے ہیں۔ تو اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق پریولجز کمیٹی کو بھیج دی جائے اور وہاں وزیر اعلیٰ اور اس کا تمام ادارہ اور ان کے ہوم سیکرٹری یا ان کے مشیر، خصوصی طور پر مروت صاحب ان سب کو پریولجز کمیٹی کے سامنے حاضر کیا جائے۔ تاکہ سینٹ کمیٹی یا سینٹ خود اسے دیکھے کہ ان لوگوں نے ساورنٹی کے خلاف کیا جرائم کئے ہیں۔ اور ہمارے ساتھیوں کو کتنا ٹارچر دیا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔ جناب چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : میڈم چیئرپرسن! جس دن یہ تحریک آئی اسی وقت ہم نے سندھ حکومت کو لکھا کہ اس کے کوائف جو ہیں یا اس واقعہ کی حقیقت ہے وہ ہمیں لکھ کر بھیجی جائے لیکن جب ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو پھر میں نے وزیر اعلیٰ سے خود آج دوپہر کو بات کی۔ انہوں نے جو کہا اس کے مطابق میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جہاں تک محترم جناب اعجاز جتوئی صاحب کا تعلق ہے انہیں ہم نے حفاظتی نقطہ نگاہ سے protective custody میں لیا تھا اور دوسرے دن ان کو چھوڑ دیا گیا تھا جہاں

تک دوسرے 2 معزز ممبران کا تعلق ہے ان کے متعلق انہوں نے کہا کہ انہیں ہم نے گرفتار نہیں کیا۔ صرف یہی انفارمیشن ہے جو حکومت سندھ کی طرف سے ابھی تک ہمیں موصول ہوئی ہے اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کے دو ہی طریقے ہیں کہ یا تو اس تحریک استحقاق کو ڈیفر کریں تاکہ حکومت سندھ کا جو موقف ہے وہ آئے اور میں ہاؤس کے سامنے رکھوں کہ یہ ان کا موقف ہے پھر جو آپ فیصلہ کریں اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

دوسرا یہ ہے کہ آپ اسے استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجیں یہ دو طریقے ہیں ان میں سے جسے آپ مناسب سمجھیں جو ایوان کہے وہی ہو سکتا ہے میری یہ درخواست ہوگی کہ اس کو ڈیفر کر دیا جائے تاکہ ان کا موقف جو ہے وہ بھی ہاؤس میں پیش کیا جا سکے جب کہ آج آپ نے ممبران کا موقف سن لیا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب اعجاز علی جتوئی۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! میں چوہدری صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں لیکن یہ بڑا serious معاملہ ہے............

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں، انہوں نے تو بڑی اچھی بات کی ہے۔ انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ آپ اسے استحقاق کمیٹی کے پاس بھجوا دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں عرض کرتا ہوں کہ پہلے آئی جے آئی اور پی ڈی اے کی کمیٹی بنائی گئی تھی سندھ کے حالات کی تحقیق کرنے کے لئے۔ اس کو ماننے سے بھی جام صاحب نے انکار کیا تھا آپ دیکھیں کہ اس نے سپیکر کی تذلیل کی، انہوں نے سپیکر قومی اسمبلی کی تذلیل کی اور بیان دیا کہ وہ کون ہوتے ہیں میرے معاملات میں مداخلت کرنے والے، دیکھیں میں آپ کو عرض کروں وہ کوئی جواب وغیرہ نہیں ملے گا۔ اس لئے میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ آپ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیں وہاں پر آپ ڈپٹی کمشنر ایس ایس پی، باقی لوگ ہوم ایڈوائزر صاحب یہ سارے وہاں پر آئیں وہ ہمارے سامنے آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بات کریں گے پھر ہم ان کے سامنے اپنے حقائق لے کر جائیں گے تاکہ ہم اپنی بات کو ثابت کریں وہ بھی تو سینٹ کی کمیٹی ہے اس معزز ایوان کی کمیٹی ہے ہم نے اپنے آپ کو اس ایوان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے کہ یہ ایوان

ہماری قسمت کا فیصلہ کرے جو بھی ہے مہربانی کر کے آپ اس کو مزید delay نہ کریں اور اس کو آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

Madam Deputy Chairman: In the light of the facts stated in the motions and duly explained by the Members who were arrested and detained and as their detention was not immediately communicated to this House, so I hold these motions in order and refer to the Privileges Committee for consideration and report.

POINT OF ORDER *RE*:PRESENCE OF A STRANGER IN THE HOUSE

Syed Iqbal Haider: Point of order Madam Chairperson.

Madam Deputy Chairman: Iqbal Haider Sahib on a point of order.

Syed Iqbal Haider: I wish to draw your kind attention to the fact that there is a stranger in the House. Haji Ibrahim was elected in 88 on a technocrat's seat and the High Court of Sindh had declared his election as invalid. An appeal was filed in November, 89, in the Supreme Court but no stay order was granted. The continuance of the learned Member is against the law. There is no stay order granted by the Supreme Court to the best of my knowledge and since the High Court's order stands valid, therefore, his presence is without any lawful authority. That is all.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ابھی تک ہمیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں آئی ہے۔
سید اقبال حیدر : یہی تو آپ کو میں عرض کر رہا ہوں کہ

There is no stay order, you are confirming my point of view that there is no stay order from the Supreme Court. The High Court of Sindh had declared in categorical terms, let it be investigated. I am not saying that your goodself may pass the order today. I may say let there be thorough investigations about the judgement of the High Court of Sindh whether it is still subsisting that it has not been set aside. And on the second point that there is no stay order against that judgement of the High Court granted by the Supreme Court. That is all. If these two points satisfy yourself then it resolves, I am not saying that you pass an order right now but the only thing I would like you to kindly order that

investigation on these two points mentioned by me just now may kindly be made. Thank you.

Madam Deputy Chairman: Thank you. Syed Fakhar Imam Sahib.

Syed Fakhar Imam: Honourable Madam Chairperson, on this very issue, I think, no decision, if I may request, be taken without examining the judgement as such of the High Court. And what the honourable Member from Sindh has just stated can be examined at length either by you or the Chairman before arriving at any decision.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پوری انکوائری کے بعد جو بھی فیصلہ لینا ہو گا وہ لیں گے ' تحریک استحقاق نمبر 8 ' ڈاکٹر محمد ریحان۔

PREVILEGE MOTION ; *RE:* FAILURE OF THE GOVERNMENT IN FULFILMENT OF AN ASSURANCE REGARDING INCREASE IN THE QUOTA OF PCO's FOR SENATORS

Dr. Muhammad Rehan: Madam Chairperson, with your kind permission I am moving this privilege motion:

We had been promised in the month of April, 1991, and an assurance had been made on the floor of the House that Senators would be given their due quota of PCOs within one month but I am sorry to say that until now no action has been taken and as such that has breached my privilege and the privilege of all of us that means all the Senators.

Madam Deputy Chairman: Ghulam Murtaza Khan Jatoi Sahib. Minister for Communications.

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: Madam Chairperson, the Prime Minister has been kind enough to approve the quota for the Senators and we have moved to the Finance Ministry to give us allocation so as we can import the new VHF sets. As soon as we get the allocation from the Finance Ministry we will import new VHF sets and I assure the Senators that they will get equal number of PCOs as MNAs.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر ریحان صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میڈم چیئرپرسن! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پہلے بھی assurance دیا گیا تھا کہ سینیٹرز کو ملے گا اور ابھی تک نہیں دیا گیا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے تو کہا ہے کہ اب انہوں نے وزارت خزانہ کو بھجوا دیا ہوا ہے۔

Now, they are waiting for the Finance Ministry.

Dr. Muhammad Rehan: When we should expect that?

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا! میں بھی اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ انہوں نے پہلے فرمایا تھا کہ انہوں نے سمری پٹ اپ، کی ہوئی ہے اور جلدی ہی سینیٹرز کو برابر کے کوٹے کا اعلان ہو جائے اب فرمایا ہے کہ وزارت خزانہ کو بھجوایا گیا ہے وزارت خزانہ اس کی منظوری دے گی اور پھر یہ امپورٹ کئے جائیں گے تو

How long the Senators are supposed to wait, whether it will be within the period of the present tenure of the Senators or it will come after that?

جناب غلام مرتضٰی خان جتوئی : جناب پہلے سمری وزیراعظم صاحب کے پاس بھیجی ہوئی تھی انہوں نے approve کی ہے۔

We need the funds to import, VHF sets are not produced here in Pakistan, we have to import them and I hope that VHF sets will be here by end of August.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ممبران قومی اسمبلی کا کیا ہو رہا ہے ان کا بھی امپورٹ کیا جا رہا ہے یا ان کا پہلے ہی ہو چکا ہے۔

جناب غلام مرتضٰی جان جتوئی : جو پرانی سینکشن تھی وہ ہم جون میں لگا رہے ہیں۔

The next set they will get in September, the third set they will get in December and the Senators' quota also will be implemented by the next June, they will get all the five PCOs. By next June.

Akhunzada Behrawar Saeed: By next June?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: This June to another June you will get all the PCOs.

سید عبداللہ شاہ : جناب والا! میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ ہماری یہ حکومت اتنی ایفیشنٹ ہے کہ ایک افسر کو پوسٹ کرنے میں ان کو دو برس لگے ہیں تو یہ جب اس وزارت کے ذریعے جائے گا کبھی فنانس کے پاس ہے کبھی دوسرے کے پاس ہے۔ تو اس عمر میں تو ہمیں یہ توقع نہیں کرنی چاہئے پتہ نہیں کب یہ کوٹہ ملے گا۔

جناب غلام مرتضٰی خان جتوئی : جناب پہلے سمری وزیراعظم کے پاس بھیجی ہوئی تھی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ڈاکٹر ریحان صاحب آپ وزیر صاحب کے بیان کے بعد اس تحریک کو پریس تو نہیں کرتے :

ڈاکٹر محمد ریحان : میڈم چیئرمین! پشتو میں ایک کہاوت ہے کہ خوراک سے اس کی ایکسپیکٹیشن زیادہ اچھی ہوتی ہے اس کا زیادہ مزہ ہوتا ہے تو بس یہی سمجھیں گے کہ چلو ابھی آجائے گا کل آجائے گا پرسوں آجائے گا جس کو طمع کہتے ہیں وہ زیادہ اچھا رہتا ہے۔

Madam Deputy Chairman: Not pressed. Thank you.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : پوائنٹ آف آرڈر وہ جو کہتے ہیں کہ ایک ہے اگرچہ میں ساتھیوں سے متفق ہوں اصل میں ایسا ملنا چاہئے ایک جو ہے ....

میر سہراب خان کھوسو : یہ چھ مہینے سے وعدے ہو رہے ہیں چھ مہینے پہلے چوہدری شجاعت صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ نیکسٹ سیشن میں یہ بحال ہو جائے گا کیونکہ اس وقت وزیر مواصلات صاحب نہیں تھے پھر پچھلے اجلاس میں وزیر مواصلات صاحب نے فرمایا ایک مہینے کے اندر یہ بحال ہو جائے گا اب پھر وعدہ ہو رہا ہے کون سا وعدہ اب یہ ہو گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : امید پر دنیا قائم ہے۔ ناٹ پریسڈ۔ ٹیکسٹ ایڈجرنمنٹ موشن۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ صبر کی تلقین تو اچھی ہے اتنی امید یہ دلاتے ہیں تو ان سے اپنے مطالبہ کے حق میں ایک شعر پیش کرتا ہوں وہ جواب دے

دیں گے وہ شعر یہی ہے۔

روز یہ کل کل کے وعدے کچھ سمجھ پڑتے نہیں
یہ بتادے آئے گا کل کتنے کل آنے کے بعد

ADJOURNMENT MOTIONS; *(i) RE:* BUSINESS OF CONTRABANDS CARRIED ON NEAR MARGALLA HILLS IN ISLAMABAD

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! ناٹ پر یسںڈ۔ ڈاکٹر ریحان صاحب نمبر 11 جناب پروفیسر خورشید صاحب۔ پروفیسر خورشید صاحب موجود نہیں ہیں اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ ٹیکسٹ نمبر 12 مسٹر فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان : جناب چیئرمین صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل قومی اہمیت اور فوری نوعیت کے اہم مسئلے پر بحث کے لئے سینٹ کی معمول کی کاروائی معطل کی جائے۔ 3 جون 1991ء کے 'پاکستان آبزرور' کی رپورٹ کے مطابق مارگلہ پہاڑیوں سے (مارگلہ پولیس سٹیشن سے تقریباً 6 کلو میٹر کے فاصلے پر) ہیروئن اور حشیش کا غیر قانونی کاروبار با اثر لوگوں اور پولیس کے زیر نگرانی ہو رہا ہے چونکہ یہ ایک فوری نوعیت کا معاملہ ہے اس لئے اس پر فوری طور پر بحث کی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : راناچندر سنگھ صاحب۔

Rana Chandar Singh: I oppose it.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب فتح محمد صاحب آپ کو اس کو اب ڈیٹیل میں بتلائیں۔

جناب فتح محمد خان : 'پاکستان آبزرور' کے مطابق اس میں لکھا ہوا تھا وہاں پر حشیش اور ہیروئن کا کاروبار عام طور پر ہو رہا ہے۔ اس میں رپورٹر جو تھا اس نے کہا تھا کہ ایک دفعہ میں خود کھڑا ہوا تھا اور وہاں پر پولیس وین آ گئی تو میں نے وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ اسلام آباد میں یہ کیسے ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ پولیس کی زیر نگرانی ہو رہا ہے اور یہاں پر ایک منسٹر جو ہے وہ بھی اس میں انوالو ہے اس کا بھی اس میں باقاعدہ حصہ ہے اس وجہ سے یہ ہو رہا ہے اور پوری رپورٹیں جو ہیں وہ میں نے اس تحریک کے ساتھ لگائی ہوئی ہیں اس میں منسٹر

صاحب بھی ملوث ہیں اور پولیس کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : رانا چندر سنگھ صاحب۔

رانا چندر سنگھ : میڈم چیئرپرسن! جہاں تک اس ایڈجرنمنٹ موشن کی تفصیل ہے اس میں کسی منسٹر کا نام نہیں ہے شاید ان کو معلوم ہو' اگر میرا ہو یا کسی اور کا تو نام لینے میں شرم کیا آتی ہے اس کا پہلے نام لیں پولیس افسر کا اگر کہا گیا ہے تو ایڈجرنمنٹ موشن میں نہیں ہے اگر انہوں نے پہچانا ہے کہ اس ٹرک میں یا اس ویگن میں پولیس والے آئے تو پھر میں اس پر قدم اٹھا سکتا ہوں اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ممبر صاحب سے پوچھا جائے اس منسٹر کا نام.........

(مداخلت)

رانا چندر سنگھ: میں تو پاوز کر رہا ہوں لیکن ایک نئی چیز آئی ہے جو میرے پاس یہاں نہیں ہے۔

جناب فتح محمد خان : وہ رپورٹنگ جو تھی وہ میں نے دی ہوئی ہے وہ مجھے دے دیں اس میں پوری تفصیل ہے۔ میرے پاس اس کی نقل نہیں ہے۔ آپ کے پاس پوری ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے آپ کو اخبار کی کٹنگ دی ہے اس کی بنا پر۔

رانا چندر سنگھ : میڈم چیئرپرسن! جہاں تک مارگلہ ہلز اور اس کے ارد گرد کہا گیا ہے ایک اخبار میں آ گیا ہے کہ یہاں پر ہیروئن اور چرس کی ٹریفکنگ ہوتی ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ کون سی جگہ ہے جہاں نہیں ہوتی۔ اب یہ کہا گیا ہے کہ پولیس' ایک اخبار والے نے لکھ دیا' اس میں انوالو ہے تو مجھے اس پولیس آفیسر یا چھوٹا یا بڑا کا نام چاہئے وزیر کا نام لیا میرے پاس یہاں نہیں ہے تو مجھے ان کا نام چاہئے اور جنہوں نے یہ دیکھا وہ ایک شہری ہے اس کو یہ حق حاصل ہے وہ اپنی رپورٹ درج کرائے اور اگر کوئی پولیس سٹیشن یا عدالت اس قسم کی رپورٹ درج کرنے سے انکار کرے تو اس کا میں جوابدار ہوں۔

جہاں تک سوال رہا کہ ترنول کی جگہ سے یہ ہیروئن اور چرس کی ٹریفکنگ ہو رہی ہے تو یہ ایسی جگہ ہے جہاں پشاور کا روڈ ایک جنکشن ہے اور عام طور پر جتنے ٹرک بسیں اور سوزکیاں آتی رہتی ہیں اس میں ڈرائیور' ہوٹل والے' چائے کی دوکان والے' عام طور پر چھوٹی مقدار میں اس قسم کی ٹریفکنگ کرتے رہتے ہیں تو اس کے لئے پولیس نے کافی

کوشش کی ہے اور ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں نے بھی 'اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ اس بندے کے ایمان پر ہے اگر وہ ایماندار ہے اور اپنی ڈیوٹی سمجھتا ہے تو وہ پکڑ لیتا ہے اگر وہ ہے ایسا جیسے ہو رہا ہے پھر وہ اپنا بھتہ لے کر چھوڑ دیتا ہے اب اس قسم کی بات ایک اخبار میں آنے پر پورے ہاؤس کو ایڈجرن کرنا اور اس کے بعد میرے سے آدھا سچا اور ادھا جھوٹا جواب لینا اس سے کیا فائدہ ہو گا۔

حاجی ملک فرید اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر 'جب منسٹر صاحب خود ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ ٹریفکنگ ہو رہی ہے اور یہ چیز ہو رہی ہے تو پھر اپوز کرنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی میرے خیال میں ہے اس پر بحث کی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ اپوز نہیں کر رہے ہیں بلکہ facts بتا رہے ہیں اس کے بارے میں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر! میں صرف یہ عرض کروں گا اگر وزیر صاحب یہ assure کرا دیں کہ وہ گرفتار کریں گے واقعی وزیر کو تو میں نام دے دیتا ہوں۔ اگر واقعی گرفتار کریں گے تو سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے 2 کلو ہیروئن جھوٹی کہیں سے لیکر ثناء اللہ زہری کے گھر پر پکڑی۔ گرفتار کریں۔ میں نام دے دیتا ہوں اب آپ گرفتار کریں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اس واقعہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب رانا چندر سنگھ صاحب۔

رانا چندر سنگھ : میرے خیال میں مجھے اب سبق مل رہا ہے کہ یہاں بھی سچ کہنا گناہ ہے اصل میں میں نے اپوز کیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے پولیس مل کر یہ ٹریفکنگ کر رہی ہے میں اپوز کر رہا ہوں کیونکہ مجھے ڈیفینیٹ ان افراد کا نام چاہئے اس کے بعد وہاں انکوائری ہو گی اگر کوئی بھی افسر کسی محکمے کا ہو اگر وہ جرم کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ ذمہ دار ہے اور ہم اس پر قدم اٹھائیں گے میں اس پوائنٹ پر اپوز کرتا ہوں۔

2۔ میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ یہ جو تاریخ دی ہوئی ہے' یہ 3 جون کی ہے' 3 جون کے بعد پولیس نے ایکسائز انسپکٹرز نے قریباً 14 کیس مختلف نوعیت کے جن میں چرس اور ہیروئن شامل ہے' پکڑے ہیں اور اگر اس کا حساب لگایا جائے تو یہ قریباً سات ہزار گرام

چرس بنتی ہے۔ یہ کہنا کہ پولیس اور دوسرے محکمے کچھ نہیں کر رہے ہیں یہ صحیح نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا مرض ہے بیگم صاحبہ، کہ ایک تحریک کے ذریعہ یہ سوچا کہ اس کا حل ہو جائے گا، یا میں کھڑا ہو کر یہاں یہ کہہ دوں کہ یہ جو trafficking ہے یہ آج سے بند ہو جائے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ یہ مرض اتنا پھیلا ہوا ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں بہت کچھ کرنا ہو گا۔ قانون بنانا ہو گا اور اس محکمے کو بہت وسیع کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے حکومت سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان دو تین مہینوں میں صرف مارگلہ کے پاس جتنے کیسز پکڑے ہیں پچھلے 10 سال میں اتنے نہیں پکڑے گئے ہیں۔ تو میں اب یہ درخواست کروں گا آپ سے کہ ممبران صاحبان کو کہا جائے کہ وہ پریس نہ کریں کیونکہ یہی مناسب رہے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب فتح محمد خان صاحب، کیا آپ وزیر صاحب کی explanation کے بعد press کرتے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر،

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی فرمائیے۔

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ محترمہ چیئرمین صاحبہ، وزیر موصوف نے فرمایا کہ اس کی trafficking کو روکنے کے لئے کافی دانت چاہیں اور حکومت کے پاس اتنے دانت نہیں ہیں تو میں یہ تجویز کروں گا کہ ایک خاص مقدار اس محکمہ کو سمگل کرنے کی officially اجازت دے دی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! کیا فتح محمد خان صاحب، آپ اپنی تحریک کو پریس کرنا چاہیں گے یا واپس لینا چاہتے ہیں۔

(*interruption*)

Madam Deputy Chairman: Just a minute, please.

جناب فتح محمد خان : وزیر صاحب خود فرما رہے ہیں کہ یہ ایک عام وباء ہے۔ انہوں نے تصدیق کر دی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں پر بھی یہ کام ہو رہا ہو اور دیگر جگہوں پر بھی ہو رہا ہو۔ باقی یہ بات آپ کی مرضی ہے کہ آپ اس کا کیا فیصلہ کرتی ہیں اگر یہ غیر ضروری ہے تو

آپ اسے چھوڑ دیں اور اگر ضروری ہے تو اسے لے لیں۔

Madam Deputy Chairman: As the Minister denies the allegation in the motion I rule it out.

(*interruption*)

Syed Abdullah Shah: Kindly confess that there is no place in Pakistan where this trade is not taking place.

Madam Deputy Chairman: No. He denies the fact.

Syed Abdullah Shah: I really wonder. No. You can kindly check up the record.

(*ii*) *RE*: TRAINS ACCIDENT AT GHOTKI RAILWAY STATION

میڈم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے facts سے بالکل deny کیا ہے۔ اگلی تحریک ہے نمبر13 - 14 - 15 - 26 - 41 - 52اور 56- جناب فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان صاحب : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل قومی نوعیت اور فوری اہمیت کے واقعہ پر بحث کے لئے سینٹ کی معمول کی کارروائی معطل کی جائے۔

گھوٹکی ریلوے اسٹیشن پر تیز گام اور مال گاڑی کے تصادم کے نتیجے میں ہونے والے جانی و مالی نقصان پر بحث کی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : میں اس معزز ایوان سے اس امر کی اجازت چاہتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک التواپیش کروں۔

گھوٹکی ریلوے اسٹیشن پر تیز گام ڈاون ایک شدید حادثے کا شکار ہوئی ہے جس میں بے شمار قیمتی جانیں ختم ہو گئی ہیں۔ یہ ایک اہم اور فوری مسئلہ ہے اس لئے سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اس پر فوری طور پر بحث کی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب طارق چوہدری صاحب۔

<u>جناب محمد طارق چوہدری</u> : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ گھوٹکی کے ریلوے اسٹیشن کے خوفناک حادثے میں بے شمار قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں اس المناک حادثے نے اس محفوظ ترین سفر کے ذریعے کے بارے میں پاکستان بھر کے عوام کو تشویش اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ لہٰذا اس اہم مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

Madam Deputy Chairman: Thank you.

Madam Deputy Chairman: Mr. Shahzad Gul, Adjournment Motion No. 25.

Mr. Shahzad Gul: Madam Chairperson, I beg to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely,—

> "The recent Railway accident at Gotki Railway Station where a passenger train collided with a carriage train, in which many passengers were killed and so many injured seriously besides causing huge loss not only to Railway department but also to private property. This act of gross negligence and care lessness of the Federal Government and Railway Department in not ensuring peaceful journey by train to its citizens have spread a wave of resentment and grief in the public at large."

Madam Deputy Chairman: Syed Ishtiaq Azhar, No. 26.

Syed Ishtiaq Azhar: Resolved that this Session of the Senate of Pakistan should suspend all other business on its agenda and take up urgent consideration and discussion of the recent trains accident at Ghotki, which resulted in huge loss of life and property and has caused fear in the minds of the general public about the safety of train travel, especially in the province of Sindh.

Resolved that the Federal Government and the Railways Administration must take speedy and effective measures to ensure the safety of travel by train specially in the province of Sindh.

Resolved that in this connection the Federal Government must move effectively to coordinate with the Sindh Provincial Government, immediate measures for the elimination of the threats posed to the travellers by train in the province of Sindh, where dacoits have reportedly been responsible for firing on five different occasions on running train during the current year and where four major train accidents have taken place since, 1990.

Madam Deputy Chairman: No. 41, Syed Abdullah Shah.

Syed Abdullah Shah: I move that the House do now adjourn to discuss the following matter of public importance and of recent occurrence namely:

> "The serious and unprecedented Railway accident at GHOTKI in Sindh causing tragic loss of life and property."

Madam Deputy Chairman: No. 52, Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

حافظ حسین احمد : روزنامہ ؟جنگ' کے مطابق سبی کے قریب اباسین ایکسپرس حادثہ کا شکار ہوتے ہوتے بچی۔ گزشتہ ماہ سے ریلوے کے حادثات میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ بنابریں ضوابط کاروانصرام کارروائی کی دفعہ 75 (الف) (ج) کے تحت اجلاس کی کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وزیر ریلوے 'میر ہزار خان بجرانی صاحب۔

حافظ حسین احمد : میڈم چیئرپرسن 'ایک اور بھی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی' آپ کی دو ہیں۔ ٹھیک ہے نمبر 56۔

حافظ حسین احمد : روزنامہ ؟جنگ' 26 جون 1991ء کے اخبار میں ایک ساتھ یہ تین خبریں لگی ہیں جس سے ریلوے جیسے قومی ادارہ کی تباہ حال کارکردگی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ انتہائی قومی اہمیت کا مسئلہ ہے۔ اس لئے اجلاس کی کارروائی روک کر قواعد و ضوابط انصرام کارروائی کی دفعہ 75 کی ذیلی دفعہ (الف)۔ (ب)۔ (ج) کے تحت بحث کی اجازت دی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وزیر صاحب' کیا آپ اسے اپوز کرتے ہیں؟

میر ہزار خان بجرانی: میڈم چیئرپرسن، گو کہ یہ ایک اہم معاملہ ضرور ہے لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ بجائے اس کے کہ I oppose it on technical grounds اگر میں اس پر short statement دوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پہلے تو آپ اسے اپوز کریں تو پھر اس صورت میں سٹیٹمنٹ دے سکتے ہیں۔

میر ہزار خان بجارانی : اگر میں اس پہ شارٹ سٹیٹمنٹ دوں اور

....

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وہ تو آپ پہلے اپوز کر دیں پھر ممبروں کے کہنے کے بعد آپ پھر explain کر سکتے ہیں۔

حافظ حسین احمد : آن دی پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ رولز کے تحت انہیں نہیں کہہ سکتے کہ اپوز کریں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں میں کہہ رہی ہوں کہ آپ اپوز کر رہے ہیں یا نہیں؟

میر ہزار خان بجارانی : جی میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ اگر ممبر صاحبان مناسب سمجھیں تو اس سلسلے میں میری رہنمائی کرتے ہوئے تجاویز دیں کہ کس طرح اس کی روک تھام ہو سکتی ہے اور ائندہ کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ اس کی روشنی میں' میں اگر ایک سٹیٹمنٹ دوں اور وہ مطمئن ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ آسانی سے نمٹایا جا سکتا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب فتح محمد صاحب۔

جناب فتح محمد خان : محترمہ! یہ عام لوگوں کو پتہ ہے کہ ایک ٹرک والے یا ایک بس والے سال میں تقریباً ہزاروں لاکھوں روپے کما کر کے دوسرا ٹرک یا بس لے لیتے ہیں لیکن ہمارا ریلوے ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس میں ہمیں دو ارب کا سال میں نقصان ہو رہا ہے اس کی صرف وجہ یہ ہے کہ جو پیسے یہ سال میں کماتے ہیں وہ درمیان میں لوگ ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا انتظام اور بندوبست اس حد تک نہیں ہے کہ وہ دو ٹرینوں کو ایک ساتھ چھوڑ دیتے ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ ٹکر لگائیں یا کبھی وہ پٹڑی کا انتظام نہیں کرتے اور کبھی دوسرا کوئی نقص اس میں آ جاتا ہے اور چوری تو اس حد تک ہے کہ تقریباً

5 کروڑ روپے جرمانہ وصول کیا گیا وہ میرا خیال ہے دو فیصد یا پانچ فیصد آدمیوں سے وصول کیا ہو گا باقی بغیر ٹکٹ کے سفر کرتے ہیں۔ تو سارا اس میں اتنا نقص ہے کہ جتنے بھی پیسے آ جاتے ہیں وہ بھی سارے ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اس میں سفر کرتے ہیں ان کو بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بحفاظت اپنے گھر یا اپنی منزل مقصود تک پہنچیں گے یا نہیں اور جب ایک طرف سارا نقصان ہی نقصان اس میں ہے اور لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہے تو مجھے اس کی افادیت کا پتہ نہیں کہ لوگوں کو کیا ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب میں ہاؤس سے کہنا چاہوں گی کہ وزیر داخلہ ایک بل متعارف کرانا چاہتے ہیں اور پھر وہ جانا چاہتے ہیں۔ اگر ہاؤس رضامند ہے تو وہ صرف یہ بل متعارف کرائیں اور پھر جا سکتے ہیں یا پھر اسی موشن کو لینا ہے؟

(Agreed)

THE PAKISTAN PENAL CODE (AMENDMENT) BILL 1991—INTRODUCED

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ایٹم نمبر 3 جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

Ch. Shujat Hussain: Madam Chairperson, I beg to move:

> "That the Bill to further to amend the Pakistan Penal Code [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1991], be taken into consideration."

Madam Deputy Chairman: It has been moved:—
'that the Bill further to amend the Pakistan...............

(interruption)

پروفیسر خورشید احمد : محترمہ! منسٹر نے غلط پڑھا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین : دوبارہ پڑھ دیتا ہوں جی۔

I beg to move:—

"That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1991], be taken into consideration".

Madam Deputy Chairman: It has been moved:—

"That the Bill further to amend the Pakistan Penal Code [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1991], be taken into consideration".

The motion was carried.

Madam Deputy Chairman: So, the Bill stands introduced and referred to the Committee.

The House is adjourned to meet at quarter to eight. Thank you.

[The House adjourned for Prayer].

[The House re-assembled after interval with Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : دیکھیں سید اشتیاق اظہر اور پروفیسر صاحب کہاں ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین : پوائنٹ آف آرڈز ' محترمہ میں نے ابھی انٹروڈیوس کیا ہے اس سلسلے میں ہمارے اپوزیشن کے جو ممبر اقبال حیدر صاحب ہیں انہوں نے ابھی فرمایا تھا کہ اس کی تفصیلات ہمیں معلوم نہیں تھیں تو اس پر ہم نے اعتراض کیا کہ یہ بل اس طریقہ سے نہ کیا جائے اب ان کا خیال ہے کہ آپ اس بل کو انٹروڈیوس کر کے اس پر بحث کر کے اس کو منظور کروانا چاہتے ہیں تو کل بے شک لے آئیں۔ ابھی وہ آتے ہیں اگر اس سلسلے میں وہ خود بھی وضاحت کر دیں تو ہمیں کل اجازت دے دی جائے تاکہ کل ہم اس کو انٹروڈیوس کر کے کل اس کو پاس کر لیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ان کو آنے دیں ان سے بات کر کے اس کے بعد لے آتے ہیں۔ اب جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

ADG: MOTION *RE*:TRAINS ACCIDENT AT GHOTKI RAILWAY STATION—RESUMED

سید اشتیاق اظہر: میڈم چیئرپرسن! میں نے جو ابھی سانحہ گھوٹکی کے حوالے سے اپنی تحریک التواء پیش کی ہے تو میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سنگین نوعیت کے حادثے کے بعد بھی تین چار پانچ بڑے حادثات ہو چکے ہیں مثال کے طور پر کراچی سرکلر ریلوے میں دو ٹرینیں آپس میں ٹکرا گئیں اسی طرح سے دادو ریلوے اسٹیشن پر دو ٹرینوں میں ٹکر ہوتے ہوتے رہ گئی اگر ڈرائیور ذرا سا بھی ہوشیار نہ ہوتا تو وہاں بھی تصادم ہو جاتا، اسی طرح سے ابھی نواب شاہ کے قریب شالیمار کا حادثہ ہوا ہے اور پنجاب میں جو حادثات ہو رہے ہیں ان کا ذکر ہمارے دوست نے کیا ہے بلوچستان میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے.......... یہ پاکستان ریلوے ریلوے نہیں ہے بلکہ شعبہ حادثات ہے اور اس پر کسی کو بھی کنٹرول نہیں ہے ایسی افراتفری کا عالم ہے اور خود مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وفاقی وزیر ریلوے نے یہ کہا تھا اس ریلوے کے محکمے میں ایک لاکھ کے قریب یا اس سے بھی کچھ زیادہ فاضل افراد موجود ہیں جب اتنے فاضل افراد کی موجودگی کے باوجود ریلوے کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر ہے تو میں سمجھتا ہوں اس پر ایوان کو پوری طرح سے بحث کرنی چاہئے میرا خیال یہ ہے کہ سانگی ریلوے اسٹیشن کے حادثے کے بعد جو رپورٹ آئی تھی اس رپورٹ پر بھی غور کر لیا جاتا اور ضروری اقدامات کر لئے جاتے تو گھوٹکی کے حادثے سے بچا جا سکتا تھا یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ مسافر ٹرینیں آ رہی ہیں اور لائن کلیر دے دیا جاتا ہے اور اس پر گاڑیاں کھڑی ہیں یہ تخریب کاری کا ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ سندھ کے حوالے سے ایسی کوشش ہو رہی ہے کہ ریلوے اور روڈ کا لنک جو ہے پاکستان کے ساتھ اس کو توڑنا مقصود ہے اسی لئے ٹرینوں پر فائرنگ بھی ہو رہی ہے۔ روہڑی اسٹیشن تو بہت مشہور ہے یہاں ٹرینوں میں باقاعدہ گھس کر لوٹ مار بھی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا حق بنتا ہے کہ وہ ریلوے کی کارکردگی پر تفصیلی بحث کرے اور اس سلسلے میں جو ممبران تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں وہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ایک مختصر وقت کی بات ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بات کہنا کافی ہے اور میری آپ سے درخواست ہے کہ گھوٹکی سانحہ کے بارے میں جتنی تحاریک التواء پیش

کی گئیں ہیں ان کو منظور فرما کر اس پر بحث کے لئے وقت مقرر کریں اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ ریلوے کی افراتفری اور بدانتظامی ایسی ہے کہ کوئی کنٹرول نظر نہیں آتا میں سمجھتا ہوں کہ اس فاضل ایوان کو اس پر تفصیل کے ساتھ بحث کرنی چاہئے۔ شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ : میڈم چیئرپرسن! یہ موشن جو میں نے پیش کی ہے یہ urgent بھی ہے اور specific بھی ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ یہ تحریکیں ہم اس لئے پیش نہیں کرتے ہیں کہ یہاں ہم اس پر بات کریں اور اس کے بعد وزیر صاحب اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی میں یہ اس پر ایکسپلینیشن دیتا ہوں اور پھر ہم کو withdraw کر لیں۔ اس طرح سے بات نہیں بنتی ہے۔ اب ریلوے میں ایکسیڈنٹ، اتنے زیادہ ہو گئے ہیں' اور insecurity on the railway lines اتنی ہو گئی ہے کہ اس کو سلجھانے کے لئے اگر وزیر موصوف یہ مناسب سمجھیں تو وہ اس موشن کی مخالفت نہ کریں اور جس کا طریقہ کار ہے کہ موشن کو admit کر کے کم از کم اس پر بحث کے لئے دو گھنٹے کا وقت دیا جائے' اس پر بحث کے لئے ممبران بات کرنے کے لئے تیار ہو کر آئیں اور یہ بات وزیر موصوف کے فائدے کی بات ہو گی کیونکہ جس طرح دن بدن حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں' ان پر بات کرنا ضروری ہے۔ اتنے سیریس ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہمارے پاس ایک impression یہ بھی ہے کہ کچھ عناصر ریلوے کے محکمے میں ایسے ہیں جو بجارانی صاحب کو ناکام ثابت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اس وقت ہمارے خلاف بیٹھے ہوئے ہیں' لیکن میری یہ دلی خواہش ہے کہ وہ ایک کامیاب وزیر ثابت ہوں۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس موشن کی مخالفت نہ کریں۔ ہم آپ کے سامنے اس ہاؤس کے سامنے صحیح اور ٹھوس تجاویز پیش کریں گے اور شاید اس سے آپ اپنے اس محکمے کی کارکردگی کو بہتر بنا سکیں۔ باقی یہ کہنا کہ وزیر صاحب کہتے ہیں ٹھیک ہے کہ میں ابھی اس پر سٹیٹمنٹ دیتا ہوں اس پر ہم کہتے ہیں کہ آئندہ وزیر صاحب اپنے محکمے میں حالات ٹھیک کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

آپ کو معلوم ہے کہ جب گھوٹکی ریلوے اسٹیشن پر حادثہ ہوا تھا تو اسی موقع پر' ایک شخص نے' ہم تو اس آدمی کا نام تک لینا بھی نہیں چاہتے' کہہ دیا تھا کہ یہ واقعہ پیپلز پارٹی

والوں کی تخریب کاری کا نتیجہ ہے۔ ہر جو مرض اس وقت سندھ میں لگا ہوا ہے وہ ہمارے گلے میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس طرح سے کوئی بات نہیں بنتی ہے اس سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بہت اہم موشن ہے۔ کئی اور تحاریک التواء ریلوے کے حادثات کے بارے میں پیش ہو چکی ہیں۔ ان سب کو ملا کر بحث کی جائے۔ ویسے بھی سینٹ کے اجلاس کے سلسلے میں جو باتیں میں اس وقت سن رہا ہوں اس کے مطابق گورنمنٹ کے پاس کوئی زیادہ کام بھی نہیں ہے۔ تو کیوں نہ ہم اس پر بحث کریں جب ہم سرکار کا کرایہ خرچ کر کے یہاں آئے ہیں ہمیں اس پر بیٹھ کر بحث کرنی چاہئے۔ وزیر صاحب کے پاس بھی ہماری باتیں سننے کا وقت ہو گا اور اس سے شاید ہم ان کے محکمے کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں ان کی کوئی مدد کر سکیں۔ یہ میری گزارش ہے کہ اس تحریک پر بحث کی اجازت دینی چاہئے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ! محترمہ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ، چند ماہ سے پاکستان کی اخبارات کو سب سے زیادہ خبریں فراہم کرنے والا ادارہ' پاکستان ریلوے سب سے اول نمبر پر ہے۔ یقیناً پاکستان جیسے غریب اور ترقی پذیر ملک میں تقریباً 80- 90 فیصد غریب عوام ریلوے کے ذریعے سفر کرتے ہیں۔ جہاں تک صوبہ بلوچستان سندھ کا تعلق ہے، ان کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ پہلے تو ان علاقوں کے عوام کے لئے سفر کی بہتر سہولتیں نہیں ہیں۔ اور جہاں چند کچھ ایماندار ٹرانسپوٹرز ہیں وہاں پر سڑکوں کی حالت زار انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ جہاں کچھ کچی پکی سڑکیں ہیں، وہاں پر کچھ عرصہ سے شام کے بعد اور بلکہ دن دھاڑے بھی سڑکوں پر روکا جاتا ہے، اغوا کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی آپ کے سامنے تحریک التوا پیش ہوئی ہے کہ وہاں پر اراکین پارلیمنٹ کو سڑک پر روکا گیا اور انہیں گرفتار کیا گیا۔

محترمہ! میں نے جو تحریکیں پیش کی ہیں، اس میں روزنامہ ؟جنگ' راولپنڈی 26 جون کا حوالہ دیا گیا۔ آپ اس کو دیکھیں جس کی میں نے cutting لگائی ہیں۔ اس کے پہلے صفحہ پر اخبار والوں نے ایک چوکھٹے میں تین ریلوے کے محکمے کے بارے میں خبریں دی ہیں۔

فیصل آباد سے لاہور جانے والی ٹرین خوفناک حادثہ سے بچ گئی۔ سانگلہ ہل ریلوے اسٹیشن پر کانٹے میں لوہا کا بڑا راڈ پھنس جانے سے گاڑی یک دم جام ہو کر ایک طرف جھک گئی۔ دروازوں پر کھڑے متعدد افراد زمین پر گر پڑے۔ سامان مسافروں پر آ پڑا اور عورتوں اور بچوں کی چیخ و پکار.......... عیدالضحیٰ کے روز سانگلہ ہل ریلوے اسٹیشن پر صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب فیصل آباد سے لاہور جانے والی نان اسٹاپ ٹرین خوف ناک حادثے سے بال بال بچ گئی۔ یہ ایک لمبی خبر ہے اس کے ساتھ ہی اسی صفحہ پر خبر ہے کہ گوجر خان میں کوئٹہ ایکسپریس پر ڈاکہ.......... ایک شخص ہلاک.......... ڈاکو ریلوے اسٹیشن جہلم سے گاڑی میں داخل ہوئے.......... پستول کی نوک پر مسافروں کو لوٹنے کے بعد فرار ہو گئے۔

کوئٹہ سے راولپنڈی آنے والی کوئٹہ ایکسپریس پر خون آشام ڈکیتی کی واردات میں ایک مسافر کو قتل کر دیا گیا جب دیگر پندرہ مسافروں کو لوٹ لیا گیا اور ڈاکو مسافروں سے ہزاروں روپوں کی مالیت کے زیورات ' گھڑیاں اور کیش لئے گئے۔ مسلح ڈکیتی کی یہ واردات عید کی رات پیش آئی.......... یہ بھی ایک لمبی خبر ہے۔

اس کے ساتھ تیسری خبر بھی اسی چوکھٹے میں دی گئی ہے۔ یہ دو کالمی ہے۔ ریلوے کی کروڑوں روپے کی مشینری سمندر میں ڈوب گئی۔ میر ہزار خان بجارانی نے ان لوڈنگ کے دوران مشینری کے ڈوبنے کے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

محترمہ یہ خبریں ایک روز کی ہیں۔ اس کے ساتھ میں نے جو دوسری تحریک پیش کی ہے اس میں بھی اباسین ایکسپریس کے حادثہ کا ذکر ہے جو کہ سبی سے آ رہی تھی اسے بھی حادثہ پیش آ رہا تھا اور یہ بچ گئی تھی اس کے بارے میں تحقیقات کا کہا گیا ہے۔ اسی طرح کی خبریں روزانہ اخبارات میں آ رہی ہیں۔ آپ اخبارات کو اٹھا کر دیکھیں تو اس میں ضرور دو چار ایسی خبریں ہوں گی جو کہ ریلوے سے متعلق ہوں گی۔ اسی طرح کی ایک خبر ہے کہ چک لالہ اسٹیشن پر مال گاڑی کا حادثہ ہوا ہے اور اس میں کئی افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ جھنگ ایکسپریس بھلوال کے قریب پھاٹک پر ویگن سے ٹکرا گئی۔ اس میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ اس طرح آپ اخبار کو اٹھا کر دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ گذشتہ دو اڑھائی ماہ میں

کوئی بھی دن ایسا نہیں ہو گا جس میں ریلوے میں کسی خون آشام واقعہ کا آپ کو ذکر نہیں ملے گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت جو صورت حال ہے اس سے غریب عوام پریشان ہیں۔ یہ غریب عوام کس پر سفر کریں اگر وہ ریل کے ذریعے سفر کرتا ہے تو اسے سیٹ بھی نہیں ملتی۔ پی آئی اے کی جو صورت حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ سڑکوں کی جو صورت ہے' اور ڈاکوؤں کی جو صورت حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور اس سلسلے میں ڈاکوؤں کے ساتھ جو مذاکرات ہو رہے ہیں یہ ایک طویل داستان ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ وہ اس کو اپوز کریں اور اپوز کرنے کی کارروائی پورا کریں۔ اس اہم مسئلہ پر جو کہ ایک آمدورفت کا ذریعہ ہے' جس میں لوگوں کو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

میر ہزار خان بجارانی صاحب کو ہم نہیں کہتے ہیں کہ وہ استعفیٰ دیں۔ کیونکہ وہ دیں گے ہی نہیں۔ تو ہم انہیں کہیں گے کہ آپ ہی اس کے وزیر رہیں آپ ہی سنبھالیں کیونکہ ہم تو بننے سے رہے۔ اگر بنا بھی تو اور ہی آئی جے آئی کا وزیر آئے گا۔ اور وہ بھی آپ سے زیادہ باکمال نہیں ہو گا۔ اس لئے ہم یہی کہتے ہیں کہ اگر اس پر بحث کی اجازت دے دی جائے اور اس دوران آپ تشریف رکھیں اور بعد میں ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں ان واقعات و حادثات کو روکنے کی تجاویز پیش کی جائیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ غریب عوام جو ہیں' ان کا جو ذریعہ سفر ہے اس کو محفوظ سے محفوظ تر بنایا جا سکے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ! میڈم چیئرپرسن صاحبہ' میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ریلوے کے وزیر محترم بجارانی صاحب' کو یہ نہیں چاہئے کہ وہ اس موشن کو اپوز کریں اس لئے جب ایوان میں بحث ہوتی ہے تو وہ ادارے کی تحقیر یا اس ادارے کے سربراہ پر تنقید کے لئے نہیں ہوتی ہے' اس کا یہ مقصد نہیں ہوتا۔ بلکہ اسی طرح کے ایوانوں میں یہ بحث عام طور پر اس لئے کی جاتی ہے تاکہ اس ادارے میں اصلاح کی تجاویز رکھی جا سکیں۔ تو یہ نہایت سنگدلی کی بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے واقعات اور حادثات ہوں اور ان واقعات کو اپوز کیا جائے۔ اور لوگوں کو اپنے نقطہ نظر اور جذبات کو پیش کرنے کی بھی اجازت نہ دی جائے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بجارانی صاحب اپوز کرنے

سے اجتناب کر رہے تھے اور غالباً وہ یہی چاہتے تھے کہ وہ ایک شارٹ سٹیٹمنٹ دیں اور اس کے بدلے میں ایوان کے اندر جو بھی تاثر پیدا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے میرا یہ تاثر ہے کہ ایسے ہی تھا۔

ریلوے پاکستان میں کبھی بھی نفع بخش ادارہ نہیں رہا ہے اور اس نے ہمارے بہت سے وسائل چاٹ لئے اس کے باوجود یہ غریب آدمی کے سفر کرنے کا ذریعہ ہے اور محفوظ ذریعہ سفر بھی ہے۔ اس کے نقصانات کو قوم اس لئے بھی برداشت کر لیتی ہے کہ ہنگامی حالات اور ضرورت کے وقت' جنگ اور کسی قومی مصیبت کے وقت ریلوے کا کردار اور اس کی موجودگی ہمارے لئے بہت تقویت کا سبب بنی ہے خاص طور پہ جنگوں کے دوران ریلوے نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اسی وجہ سے ہنگامی دنوں میں جو اس کے فوائد ہیں' وہ اتنے زیادہ ہیں کہ اس کے نقصانات کو برداشت کیا جاتا رہا۔ لیکن ریلوے کے وہ نقصانات جو انسانی پہنچ میں ہیں جو لوگوں کی خطائی وجہ سے ہوتے ہیں' عدم توجہی کی وجہ سے ہوتے ہیں ان میں مناسب توجہ اور درستگی نہیں کی جا رہی سانگی کا حادثہ ہوا بڑا ہی خوفناک تھا سینکڑوں جانیں ضائع ہو گئیں دونوں ایوانوں میں شور مچا' حکومت نے بڑے وعدے کئے اور کئی ایک تحقیقاتی ایجنسیاں' کمیشن اور ادارے قائم کئے گئے لیکن ہر کمیشن کی رپورٹ کی طرح اس کمیشن کی رپورٹ بھی کبھی منظر عام پر نہیں آئی۔

بدقسمتی دیکھئے کہ وہ لوگ جو پلیس منٹ بیورو کے ذریعے بھرتی کئے گئے تھے جو نا اہل اور ناتجربہ کار تھے اپنے کام کو صحیح طور پر نہیں چلا سکتے تھے۔ اس وقت ان لوگوں کو الگ کر دیا گیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ تمام لوگ پھر اپنے منصب پر بحال ہو گئے۔ ریلوے کا جی۔ ایم۔ جواب مجھے یاد نہیں ہے لیکن یقینی طور پر وہ دو درجن افراد سے جونیئر تھا اس کو خاص طور پر اس دور کی حکومت کا منظور نظر ہونے کے سبب لا کر اوپر بٹھایا گیا۔ فالج زدہ بھی تھا جونیئر بھی تھا نا اہل بھی تھا لیکن اس کے باوجود کئی حکومتیں آئیں اور بدل گئیں اس کو نہیں ہٹایا گیا حتیٰ کہ یہ حادثہ دوبارہ رونما ہوا اور اس کے بعد غالباً اسے ہٹایا گیا۔

جناب یہ اتنے خوفناک حالات ہیں ابھی ہمارے حافظ حسین احمد صاحب ایک ہی دن کی خبریں آپ کو سنا رہے تھے تو اگرچہ اس میں تحریک التواء والا قصہ تو خراب ہو جاتا ہے اس طرح واقعات کو تسلسل سے بیان کرنے سے' لیکن بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریلوے

واقعات کو، ان کی اصلاح کے لئے اس میں ہونے والے حادثات کی روک تھام کے لئے کوئی مناسب تجاویز آئیں گی یہ درست ہے اس میں انسانی غفلت کا بھی دخل ہے، ریلوے کی غربت بھی دخل ہے یہ درست ہے کہ ملک کی مجموعی امن وامان کی صورت حال کا بھی دخل ہے یہ درست ہے اس میں بیرونی ایجنسیوں کا بھی دخل ہے لیکن اس کا سبب کچھ بھی رہا ہو، سبب کچھ بھی رہا ہو لوگوں کی جان، مال، اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ داری لازمی طور پر حکومت پر عائد ہوتی ہے خواہ اس کا سبب کچھ بھی ہو، اس قتل کا، اس خون کے بہنے کا سبب کچھ بھی رہا ہو۔ کیونکہ ریلوے وفاقی ادارہ ہے اور ریلوے میں یہ حادثات ایک خصوصی مسئلہ ہے فوری توجہ طلب ہے لہٰذا اس پہ ضرور ہی بحث ہونی چاہئے تا کہ ایوان کھل کر اس کے معاملات کو سامنے لائے اور اس طرح وزیر صاحب کی بھی مدد ہو جائے گی انہیں بھی ایوان کا تعاون حاصل ہو گا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! اب دو محرک پروفیسر خورشید احمد صاحب اور شہزاد گل صاحب حاضر نہیں ہیں تو میں وزیر صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ بیان دیں۔ جی جناب۔

میر ہزار خان بجارانی : شکریہ جناب چیئرمین! میں بہت مشکور ہوں اس معزز ایوان کے ممبرز صاحبان کا، جنہوں نے اس اہم موضوع پر آج اپنے مختصر خیالات کا اظہار کیا۔ ویسے بھی وہ ہاؤس کے اندر اور باہر میری رہنمائی کرتے رہتے ہیں اور میری بھی ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ میں ممبران سینٹ اور ممبران قومی اسمبلی سے باہمی مشورے کرتا رہوں اور اصلاح احوال کے سلسلے میں ان کے مشوروں کی روشنی میں اقدامات کروں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پچھلے چند ماہ میں حادثات ضرور رونما ہوئے ہیں اس میں سب سے بڑا حادثہ گھوٹکی کا پیش آیا۔ جس کے متعلق آج یہاں بیشتر تحاریک پیش ہوئی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ چند اور حادثات کا ذکر بھی ہوا جو اتنی بڑی نوعیت کے نہیں تھے۔

سب سے پہلے میں چاہوں گا کہ میں گھوٹکی کے حادثے کے سلسلے میں مختصراً کچھ حقائق آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے سامنے پیش کروں۔ اس کے بعد جو باتیں یہاں ہوئی ہیں اس سلسلے میں کچھ گزارشات عرض کروں گا۔ جہاں تک گھوٹکی کے حادثے کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تفصیل میں جانے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے کہ

اخبارات میں ان کی ساری تفصیلات آچکی ہیں کہ حادثہ کس طرح پیش آیا' کتنی جانیں اس میں ضائع ہوئیں کتنے لوگ اس میں زخمی ہوئے اور اس سلسلے میں حکومت نے کیا اقدامات کئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان تفصیلات میں' جاؤں گا تو ہاؤس کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہو گا۔ لیکن جو اصل بات ہے وہ یہ کہ اس حادثے سے کیا نتیجہ اخذ ہوا کہ آئندہ اس قسم کے حادثوں کی کس طرح روک تھام کی جائے اور جو لوگ اس حادثے کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کیا اقدامات کئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے ممبران خصوصی طور پر اور پاکستان کے شہری عمومی طور پر یہ حق رکھتے ہیں کہ ہم نے ان باتوں کا جواب طلب کریں اور ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان باتوں کا ان کو جواب دیں۔ کیونکہ ہم اس ہاؤس کے سامنے اور اس کے توسط سے پاکستان کے عوام کے سامنے جوابدہ ہیں۔

محترمہ! آپ کو علم ہے کہ حادثے کے فوراً بعد جو فوری اقدامات کئے گئے ان میں جو concerned ریلوے کے افسران تھے immediately concerned پندرہ کی تعداد میں' ان کو فوری طور پر suspend کیا گیا۔ جن میں جنرل منیجر ریلویز بھی شامل تھے۔ اور Signaling Department and Telecommunications Department اور متعلقہ سٹیشن ماسٹرز اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹرز اور جو بھی واسطہ دار تھے............ چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ 15 کی تعداد میں' 21 گریڈ کے سینئر افسران سے لے کر اے ایس ایم اور پوائنٹس مین تک جو بھی ایک سلسلہ بنتا تھا ان کو فوری طور پر ہم نے معطل کیا۔ پرائم منسٹر صاحب نے ایک پانچ رکنی کمیٹی' ڈائریکٹر ایف آئی اے کی سربراہی میں مقرر کی اور ان کو یہ ہدایات دیں کہ وہ فوری طور پر تحقیقات کر کے اس کی تہہ تک پہنچیں کہ اس کی وجوہات کیا تھیں اور اس کی رپورٹ پرائم منسٹر صاحب کو پیش کریں۔ ساتھ ہی ساتھ میں نے فیڈرل گورنمنٹ ریلویز کی سربراہی میں ایک کمیٹی مقرر کی جس کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ بھی اپنے لیول پر technicalities میں جا کر اور تفصیل میں جا کر یہ انکوائری مکمل کرے اور اس کی رپورٹ جو کہ رولز کے مطابق چھ ہفتوں میں مکمل ہونی ہے میں نے ہدایات جاری کیں کہ چار ہفتے میں وہ رپورٹ مجھے پہنچنی چاہئے۔ ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے کی رپورٹ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کو موصول ہو چکی ہے۔ ہمیں ابھی تک اس رپورٹ کا انتظار ہے وہ ابھی تک مجھے موصول نہیں ہوئی اور

جیسے ہی وہ رپورٹ مجھے موصول ہو گی اس رپورٹ کی روشنی میں اور جو احکامات پرائم منسٹر صاحب جاری کریں گے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اپنی کمیٹی کی رپورٹ کو اس سے ملا کر، جو انٹیرم رپورٹ انہوں نے مجھے چار ہفتوں میں پہنچا دیں تھی۔ لیکن تفصیلی رپورٹ مجھے دو دن بعد ملنے والی ہے۔ اور میں آپ کو اس ایوان کو آپ کے توسط سے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ اس رپورٹ کی روشنی میں جو بالکل ٹیکنیکل لحاظ سے اور ہر لحاظ سے تہہ تک پہنچنے کی دو مختلف کوششیں تھیں ان کے جو بھی findings ہیں اس کی روشنی میں ہم سخت سے سخت ایکشن لیں گے اور جو بھی اس حادثے کے ذمہ دار افسران ہوں گے ہم کسی کو معاف نہیں کریں گے۔ کیونکہ جو جانیں ضائع ہوئیں اس حادثے کے نتیجے میں یا جو ذہنی اذیتیں لوگوں کو پیش آئیں اور جو زخمی ہوئے، جن کے اعضاء وہاں پر ضائع ہوئے، ان ساری چیزوں سے جس طرح میں واقف ہوں، میں سمجھتا ہوں کوئی اور شخص اتنا واقف نہیں ہو گا۔ کیونکہ میں فوری طور پر وہاں صبح صبح پہنچ چکا تھا۔ اور جتنے وہاں کے مناظر تھے وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے جو بہت ہی دکھ دینے والے تھے انشاءاللہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کی روشنی میں سخت سے سخت ترین اقدامات کریں گے۔ نہ صرف punishment side پر بلکہ رپورٹس میں جو بھی تجاویز ہوں گی کیونکہ اس کا ایک پہلو میں نے یہ بھی مقرر کیا تھا کہ ہمیں یہ تجاویز بھی اس رپورٹ میں دیجئے کہ کیا کیا flaws تھے، کیا کیا خامیاں تھیں جن کی وجہ سے یہ حادثہ رونما ہوا اور اسے مستقبل میں کس طرح سے امپروو کیا جا سکتا اور اس قسم کے حادثے کس طرح روکے جا سکتے ہیں۔

میرا یہ ارادہ ہے کہ ہم نہ صرف یہ جو رپورٹ گھوٹکی کے حادثے کی ہے اسے منظر عام پر لائیں۔ ایوان کے معزز اراکین ہی کو نہیں بلکہ پاکستان کے عوام کو بھی ان حقائق سے آگاہ کریں گے کہ جن کی وجہ سے یہ حادثہ رونما ہوا تھا اور میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ان رپورٹوں کو چھپانے یا منظر عام پر نہ لانے سے، کوئی خدمت نہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہے نہ عوام کی ہوتی ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم عوام کو اعتماد میں لیں اور حقائق سے انہیں آگاہ کریں حقائق ان سے نہ چھپائیں۔ میں فلور آف دی ہاؤس پہ ایشورنس دیتا ہوں کہ انشاءاللہ جیسے ہی یہ ساری تفاصیل ہم اکٹھی کر لیں

گے ہم اسے پبلک کے لئے بھی شائع کرائیں گے۔ اور اس کی روشنی میں جو اقدامات ہوں گے وہ بھی انشاءاللہ ہم ضرور کریں گے۔ ساتھ ہی ساتھ ہم ریلوے کی بالکل نچلی سطح تک' اس حادثے کی جو وجوہات تھیں ان سے سب کو اگاہ کریں گے تاکہ پاکستان میں ہمارا جتنا ٹرین آپریٹنگ سٹاف ہے' ان تک معلومات پہنچیں اور ان کی روشنی میں وہ اپنے اپنے فرائض انجام دیں تاکہ آئندہ اس قسم کی کوئی غیر ذمہ دارانہ حرکت یا اس قسم کے کسی عمل کی روک تھام ہو سکے اور آئندہ اس قسم کے حادثات سے بچا جا سکے۔

جہاں تک لواحقین (لوگوں) کی compensation کا تعلق ہے اس حادثے میں 56 افراد جاں بحق ہوئے تھے۔ اور ان میں سے آج تک وہ بچاس افراد کے ورثاء کو پچاس ہزار روپے کی رقم پہنچائی جا چکی ہے۔ ان میں سے پانچ ایسے ہیں جن کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اور ابھی تک کوئی کلیم ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو موصول نہیں ہوا کہ ہم انہیں یہ compensation ادا کر سکیں ایک ایسا کیس ہے جس میں اس حادثے میں جان بحق ہونے والے ورثا کا کوئی تعین نہیں ہو سکا کوئی اس کا کلیم لے کر ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے پاس آج تک' اس کی شناخت ہو چکی ہے لیکن اس کے وارث ابھی تک ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی کلیم لے کر نہیں آئے۔ لہٰذا ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے طور پر بھی اس کے اڈریس پر لوکل ایڈمنسٹریشن کے ذریعے اس کے ورثا کا تعین کریں۔ اور یہ ہم اس تک پہنچائیں۔

جہاں تک post accident اقدامات کا تعلق ہے میں نے یہ بات تو آپ کے سامنے رکھی ہے۔ انشاءاللہ ہم ان لوگوں کو عبرتناک سزائیں دیں گے۔ سخت سے سخت ترین سزائیں دیں گے اور نہ صرف ان لوگوں کو بلکہ اس سے پہلے جتنے حادثات ہوئے ہیں اور جتنے لوگ اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں میں اور اس قسم کی غفلت میں ملوث ہوں گے ان سب کے خلاف بھی تادیبی کارروائی میں انشاءاللہ کروں گا اور ان کے خلاف فوجداری مقدمات دائر کرا کر ہم ایکشن لیں گے۔ جہاں تک ٹرین آپریٹنگ سٹاف کا تعلق ہے میں نے یہ احکامات جاری کر دیئے ہیں اور میں یہ کوشش کروں گا اور assure کروں گا کہ ہم ٹرین آپریٹنگ سٹاف کی پراپر ٹریننگ اور ان کے لئے ریفریشر کورسز' جو پچھلے چند سالوں سے نہیں ہو رہے۔ (دوبارہ کریں) یہ بھی

ایک بات میرے علم میں آئی کہ جو ریگولر کورسز ہونے چاہئے تھے ٹرین آپریٹنگ سٹاف کے، پچھلے چند سالوں سے لوگ ان ریفریشر کورسز پر نہیں جا رہے تھے وہ میں نے کمپلسری احکامات جاری کئے ہیں ایک تو ہنگامی بنیادوں پر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ والٹن سے ہم کچھ ٹریننگ کی ٹیمیں مختلف ڈویژنز کو بھیجیں جو ہیڈ کوارٹرز میں جا کر ہنگامی طور پر ریفریشرز کورسز ہولڈ کریں۔ کیونکہ بیک وقت اتنی بڑی تعداد میں پاکستان کے ساتوں ڈویژنز سے ہم سارے سٹاف کو بلا کر والٹن میں ٹرین نہیں کر سکتے اور ریفریشرز کورسز انہیں وہاں نہیں دے سکتے۔ اتنی گنجائش وہاں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے اس کے متبادل کے طور پر یہ بندوبست کیا ہے کہ ہم ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں اپنے انسپیکٹرز بھیج کر ٹرین آپریٹنگ سٹاف کو ریفریشر کورسز دلائیں تا کہ انہیں آگاہی ہو سکے اور وہ اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہو سکیں۔ اور اس قسم کے حادثات کی روک تھام کا آئندہ کے لئے بندوبست ہو سکے۔

جہاں تک سگنلنگ اور انٹرلاکنگ سسٹم کا تعلق ہے اور ہمارے کمیونی کیشن سسٹم کا تعلق ہے ہم انشاء اللہ کوشش کر رہے ہیں اس کو اپنے محدود وسائل کے تحت درست کریں میں ایوان کو یہ بتانے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتا کہ اس وقت ہماری مالی پوزیشن بڑی سخت ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہم اپنا پورا سگنلنگ اور ٹیلی کمیونی کیشن سسٹم اور انٹرلاکنگ سسٹم کو بیک وقت overhaul نہیں کر سکتے لیکن ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے ترجیحی بنیادوں پر ہم اس ضمن میں کچھ فنڈز رکھ کر اس سسٹم کو بہتر بنائیں تا کہ آئندہ کے لئے یہ خامی نہ رہے کہ انٹرلاکنگ سسٹم اور سگنلنگ اور ٹیلی کمیونی کیشن سسٹم کے ناکام ہونے کی وجہ سے کوئی حادثہ آئندہ رونما ہو۔

ریلوے میں indiscipline بہت رہا ہے میں یہ تسلیم کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہی کوئی اور محکمہ اتنا indisciplined ہو جتنا کہ ریلوے کا محکمہ ہے لیکن ہم انشاء اللہ سخت سے سخت ترین اقدامات اٹھا کر اس میں ڈسپلن پیدا کرنے کی کوشش کریں گے ایوان کے علم میں یہ بات پہلے ہی ہے سب جانتے ہیں کہ ریلوے میں over-employment ہے ریلوے کے اندر کئی کئی یونین موجود ہیں اور جس طرح سے وہ operate ہو رہا ہے جس طرح سے یہ سارا سسٹم چل رہا ہے اس سے وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت حد تک

indiscipline میں اضافہ ہوا ہے لیکن ہم کوشش کریں گے کہ اس پر رفتہ رفتہ اور جتنا جلد ممکن ہو سکے کنٹرول حاصل کریں اور discipline کو ہم قائم کریں تاکہ ہم اس سسٹم کو اپنے اس standard پر لا سکیں جو کہ اس کا حق بنتا ہے اور جس طرح سے بیس پچیس سال پہلے ریلوے کی کارکردگی ہوتی تھی ہم کوشش کریں گے کہ اس کو ہم revive کریں اس کے ساتھ ہی ساتھ سپیشل انسٹرکشن میں نے دیئے ہیں کہ نائٹ چیکنگ ہو مختلف سٹیشنوں کی اور supervising کے لئے جتنا ہمارا سینئر سٹاف ڈویژنل لیول پر لاہور ہیڈکوارٹرز لیول پر موجود ہے ان سب پر ہم نے یہ compulsory کیا ہوا ہے کہ وہ راتوں کو مختلف سٹیشنوں پر جائیں اور یہ دیکھیں کہ لوگ ڈیوٹی پر موجود ہیں یا نہیں یا اگر ڈیوٹی پر موجود ہیں تو وہ اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر انجام دے رہے ہیں یا کہ نہیں دے رہے۔ کیوں کہ عام طور پر یہ بات ہمارے علم میں آئی ہے کہ افسران جو ٹرین اپریٹنگ سٹاف ہے وہ غفلت برتتے ہیں راتوں کو یا تو موجود نہیں ہوتے یا وہ اپنے فرائض صحیح انجام نہیں دیتے لہٰذا ہم نے یہ اقدام اٹھانے ہیں اور ہم نے compulsory کیا ہے کہ ڈویژنل سطح پر یا ان کے نیچے ڈویژنل انجینئرز اور جتنے ہمارے ڈویژنل سطح کے افسران ہیں ان پر لازمی ہے کہ ہر ماہ کم از کم پانچ چھ سٹیشن جو ہیں وہ خود چیک کریں اور پھر اس کی رپورٹ ہر ماہ میری منسٹری کو مجھے بھیجیں تاکہ مجھے یہ آگاہی حاصل ہو سکے کہ انہوں نے کتنے سٹیشن چیک کئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ بلکہ میں نے یہ بھی ensure کیا ہے کہ مجھے یہ نہ بتائیں کہ ہم نے فلاں فلاں پانچ سٹیشنز چیک کیئے میں نے یہ بھی specifically لکھا ہے کہ اگر آپ گئے تو آپ نے ان سٹیشنوں پر کیا irregularities نوٹ کیں اور ان irregularities کی نوعیت کیا تھی تاکہ وہ یہ ensure کیا جا سکے کہ وہ واقعی چیکنگ بھی کرتے ہیں اور وہاں جا کر irregularities کو وہ دیکھتے ہیں اور اسے درست بھی کرتے ہیں یا نہیں یہ جو رات کی انسپیکشنز ہیں یہ صرف خانہ پری کی حد تک نہیں ہونی چاہئیں۔

جہاں تک محترمہ کچھ اور حادثات کا ذکر یہاں آیا خاص طور پر حافظ صاحب نے اباسین ایکسپریس کا ذکر کیا تو میں ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے یہ بات ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اباسین ایکسپریس روہڑی سے جب مٹھڑی سٹیشن پر پہنچی تو وہاں سے اس کو آؤٹر سگنل پر سرخ سگنل دیا گیا تھا اور اس کو وہاں روکا گیا تھا اس کو اجازت نہیں دی گئی کہ وہ بٹھڑی سٹیشن کے پلیٹ فارم پر آئے کیوں کہ کوئٹہ کی طرف سے ایک مال گاڑی آ رہی تھی اور اس کی وجہ سے اس کو آؤٹر سگنل پر روکا گیا تھا اس مال گاڑی کو وہاں پلیٹ فارم پر

پہلے لیا گیا اور بعد میں اس کو دوسری لائن سے گزار کر ابا سین کو سٹیشن پر لایا گیا اور یہ کوئی ایسی سنسنی خیزی والی بات نہیں تھی کہ حادثہ ہوتے ہوئے بچ گئے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب ہمارے نوٹس میں یہ بات آئی اور جب ہم نے یہ انکوائری کی تو اس وقت اس سٹیشن کا سٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر دونوں وہاں موجود نہیں تھے اور اس وقت وہ پوائنٹس مین جو تھا وہ اپریٹ کر رہا تھا تو میں نے فوری طور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اور سٹیشن ماسٹر دونوں کو معطل کیا ہے اور ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے یہی طریقہ ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کے خلاف ایکشن لیں جو بات نوٹس میں آتی ہے اس پر فوری ایکشن ہو اور ان میں ہم ذمہ داری کا احساس دلائیں جس سے ہم کارکردگی بہتر بنا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ میں نے کئی اور انتظامی اقدامات لئے ہیں جن کا نتیجہ انشاء اللہ کچھ عرصے میں سامنے آئے گا اب میرے پاس کوئی الہ دین کا چراغ تو ہے نہیں کہ میں ایک طرف اس کو رگڑوں اور دوسرے دن میرا سارا محکمہ جو ہے وہ فوری طور پر درست ہو جائے اس میں خامیاں بھی ہیں اس میں کوتاہیاں بھی ہیں اس میں بہت ساری دشواریاں بھی ہیں لیکن یہ وقت کے ساتھ ساتھ اور ایسے اقدامات کے ساتھ ساتھ وہ improve ہوں گی اور میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ میں اپنی پوری کوششیں پوری توانائیاں اس پر صرف کروں گا کہ میں ریلوے کی کارکردگی کو بہتر بنا سکوں۔

جہاں تک ڈکیتیوں کا تعلق ہے ریلوے کے اوپر فائرنگ کا تعلق ہے اب اس میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ جنرل لاء اینڈ آرڈر سیچوایشن جس طرح سے ملک کی ہے یہ بھی اس کی زد میں آجاتی ہیں اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے اس ایوان کے سامنے گزارش کی تھی کہ ہم نے disturbed areas میں خاص طور سے سندھ کے اندر ہماری ریلوے پولیس ریلوں میں جاتی ہے اس کی تعداد میں ہم نے اضافہ کیا ہوا ہے مزید ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں اور اضافہ کیا جائے اور جہاں جہاں سے اس قسم کی اطلاعات ہمیں ملتی ہیں یا ایسے حادثات جہاں پیش آتے ہیں ان سیکشنز پر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم پولیس کی تعداد بڑھائیں اور ان کو ہم بہتر طور پر equip کریں کہ وہ اس قسم کی situations کو ہینڈل کر سکیں تخریب کاری کے چند واقعات ریلوے میں رونما ضرور ہوئے ہیں لیکن تخریب کاری ایک ایسی چیز ہے کہ وہ کہیں بھی ہو سکتی ہے کسی بس سٹاپ پر ہو سکتی ہے ریلوے کے ڈبے میں ہو سکتی ہے کسی ریسٹوران میں ہو سکتی ہے کسی جگہ کوئی پل اڑایا جا سکتا ہے یہ ایک ایسی کارروائی ہے جو پاکستان کے دشمن کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے سب سے آسان ٹارگٹ

ہے کیوں کہ اس کی لائنیں اتنی دور دور تک بچھی ہوئی ہیں اور network اتنا spread out ہے کہ سارے کو تحفظ دینا اور بیک وقت سب کے لئے حفاظتی اقدامات اتنے رکھنا کہ کہیں بھی کوئی اس قسم کا حادثہ پیش نہ آئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ناممکن بات ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ ہم کچھ بھی نہیں کر رہے ہم نے یقیناً اس سلسلے میں اقدامات اٹھائے ہیں اور ہم نے سکیورٹی کو بہتر بنایا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنا جو محدود سٹاف ہے اور ہمارے پاس جو محدود پولیس فورس ریلوے کی موجود ہے اس کو ہم بہتر سے بہتر طور پر استعمال میں لائیں اور security arrangements کو ہم مزید بہتر بنا سکیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جیسا کہ میرے بھائی نے فرمایا کہ بہت ساری جگہوں پر اور آپ نے اخبارات میں بھی دیکھا ہو گا کہ بہت سے اس قسم کے تخریبی حادثے جو ہونے والے تھے ان کی وقت پر خبر ملنے سے وہ حادثات نہیں ہوئے تو یہ vigilance ہے جو کہ ہم نے بڑھائی ہے اس سے ہم اس پر قابو پانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جہاں تک مشینری کے ڈوب جانے کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ وہ بھی ریلوے کے کھانے میں ڈالی جائے کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ پر جہاز سے سامان اتارا جا رہا ہے اور اگر ان کے fault سے اور کے پی ٹی کا جو کرین آپریٹنگ سٹاف ہے ان کی غفلت کی وجہ سے اگر وہ مشینری وہاں سے ٹوٹ کر سمندر میں گرتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں بھی ریلوے کی کوئی نا اہلی شامل ہوتی ہے کہ اس کے بھی ذمہ دار ہم ٹھہرائے جائیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریلوے کے محکمے کے ساتھ زیادتی ہو گی۔

جہاں تک ریلوے کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے تجاویز کا تعلق ہے میں اپنے تمام ساتھیوں کو ویلکم کروں گا کہ جو بھی وہ مجھے تجاویز دینا چاہتے ہیں they are most welcome. کسی بھی وقت وہ میرے پاس آئیں میں ان کا نہ صرف خیر مقدم کروں گا بلکہ ان کو میں پورا وقت دینے کو تیار ہوں وہ میری مدد کریں میں خود یہ چاہوں گا کہ وہ میری مدد کو آئیں مجھے تجاویز دیں مجھے بتائیں کہ ہم کس طرح سے ریلوے کے سفر کو safe اور secure بنا سکتے ہیں کس طرح اس کو خسارے سے نکال کر نفع میں لا سکتے ہیں کس طرح سے ہم ان حادثات کی روک تھام کر سکتے ہیں اور کس طرح سے ہم efficiency کو بہتر بنا سکتے ہیں یہ جو inefficiency ہے یا irresponsible attitude ہے اس کو ہم کیسے بہتر بنائیں اور کنٹرول کر سکیں تو میں نیشنل اسمبلی کے ممبران کو سینٹ کے ممبران کو ویلکم کروں گا یا کوئی بھی صاحب پاکستان میں رہنے والا اس سلسلے میں میری guidance اور رہنمائی کر سکتا

ہے he is most welcome میں ان کی ہر تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جہاں تک سانگی رپورٹ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں اگر میری معلومات درست ہیں تو سانگی رپورٹ جب انٹرم گورنمنٹ تھی جتوئی صاحب کی ان دنوں میں اس کے جو مین پوائنٹ تھے وہ اخبارات میں شائع ہو چکے تھے میرے خیال میں یہ کہنا درست نہیں ہوگا وہ رپورٹ کبھی منظر عام پر نہیں آئی وہ رپورٹ بھی میں نے منگوائی ہے اور اسکو بھی میں دیکھ رہا ہوں تا کہ جو findings اس میں تھیں جو جج صاحب نے اس میں recommendations دی ہیں جو findings دی ہیں ان کی روشنی میں ہم اپنا آئندہ کے لئے کچھ لائحہ عمل بنائیں اور ہم کوشش کریں کہ ہم ان حادثات پر کچھ روک تھام کر سکیں اور ہم اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میری ان گزارشات کے بعد میرے معزز دوست اس بات پر اصرار نہیں کریں گے کہ اس کو مزید بحث کے لئے یہاں منظور کیا جائے میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب فتح محمد خان صاحب وزیر صاحب کے اتنے تفصیل سے بیان کرنے کے بعد آپ اسے پریس تو نہیں کریں گے۔

جناب فتح محمد خان : میرے خیال میں وزیر صاحب کی طرف سے جواب مکمل طور پر آ گیا ہے یہ ہو سکتا ہے کہ ان کو ہم دوبارہ جواب دینے کی زحمت نہ دیں۔ لیکن باقی ممبروں کی رائے لے لیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں بات کرتی ہوں۔ عبداللہ شاہ صاحب آپ بجارانی صاحب کی۔

سید عبداللہ شاہ : ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے اس ایکسیڈنٹ کے اوپر جو رپورٹ آئے گی وہ ان کو دو دن بعد ملے گی۔ میں چاہوں گا کہ وہ جو رپورٹ ان کو مل رہی ہیں اور پہلے بھی رپورٹس ہیں ان کی کاپیاں ہمیں فراہم کریں ہم بھی ان کو دیکھیں۔ دو گھنٹے یا چار گھنٹے کا وقت فکس کریں ہم آپ کو تجاویز دے سکیں۔ آپ آ کر تقریر کر کے بڑی اچھی اردو بول کر چلے جاتے ہیں یہ بات درست نہیں ہے۔ ہم یہاں صرف اس کو موو کرنے کے لئے نہیں آئے۔

We want to get results.

ہم نے یہ کیا، سسپنڈ کیا، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو بڑی بیماری لگی ہوئی ہے کینسر کی بیماری ہے۔

It requires a big operation.

I insist on the motion.

اس طرح کام نہیں بنے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب میرے خیال میں اس ایوان میں دو تین بار بجارانی صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے اور ہر یقین دہانی کے بعد دو چار حادثے اور ہوتے ہیں۔ تو اس میں گزارش یہ ہے کہ ان کے اوپر تنقید مقصود نہیں ہے میں نے ایک تجویز دی تھی کہ اگر سینٹ کی ایک کمیٹی بنائی جائے جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ تمام چیزوں میں رائے دی جائے اس کے ہم ان کو وہاں دفتر میں جاکر تنگ کریں سینٹ کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو ان تمام چیزوں اور تمام پہلوؤں پر غور کرے۔ سانگی سے لے کر اب تک تمام جو رپورٹیں ہیں ان پر اپنی رائے دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر ہے۔ کمیٹی بنوادیں۔

میر ہزار خان بجارانی : جناب چیئرمین ! میرے خیال میں ریلوے کی آل ریڈی کمیٹی موجود ہے اگر سینٹ کی اس کمیٹی میں یہ چیز ڈسکس ہو جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں دو گھنٹے کیا اس میں ہم 8 گھنٹے بیٹھ کر ڈسکشن کر سکتے ہیں۔

حافظ حسین احمد : ٹھیک ہے جی۔ اس تحریک کے جو موور ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوں گے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب طارق چوہدری صاحب آپ کا کیا ارادہ ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : مجھے حافظ صاحب کی رائے سے اتفاق ہے میرا خیال ہے شاید اس تجویز پر عمل کیا جائے تو بہتوں کا بھلا ہو جائے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جب رپورٹ آ جائے گی تو پھر اسے ریلوے کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج سکتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج سکتی ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

Madam Deputy Chairman: The matter is based on urgent public importance, therefore, I refer this motion to the Railway Standing Committee of the Senate. Thank you. The House adjourned to meet tomorrow at 7.30 p.m. Tnak you.

[The House then adjourned to meet again at 7.30 p.m. in the evening on Thursday, the 18th July, 1991].

PCPPI—17 (96) Senate—9-4-96—180.